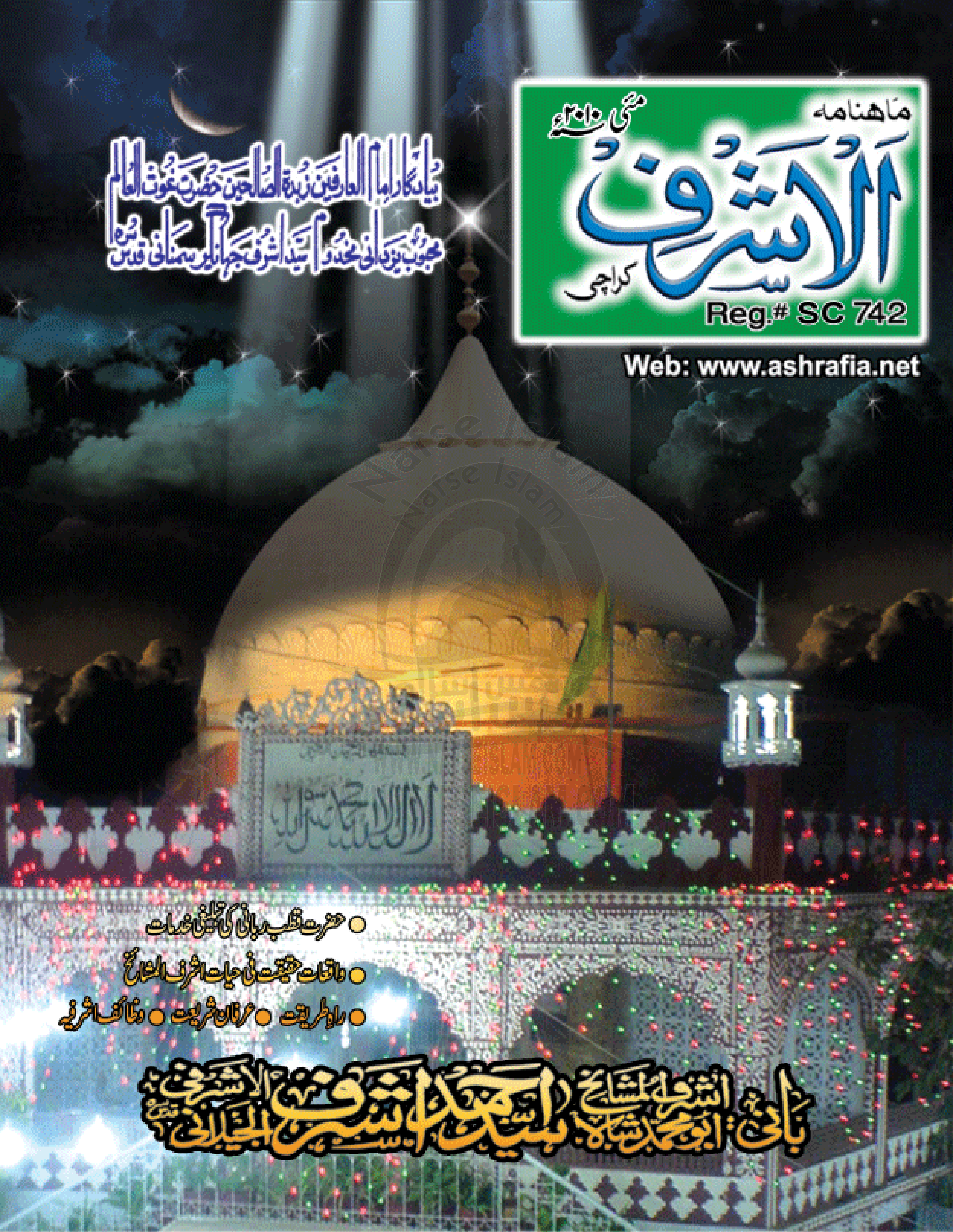
ماهنامه
مئی ۲۰۱۰ء
الاشرف
کراچی
Reg.# SC 742
Web: www.ashrafia.net
بیادگار امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوب یزدانی مخدوم اسید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ
حضرت قطب ربانی کی تبلیغی خدمات
واقعات حقیقت فی حیات اشرف المشائخ
راہ طریقت
عرفان شریعت
وظائف اشرفیہ
بانی اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق مئی ۲۰۱۰ء جلد نمبر ۳۱ شمارہ نمبر ۵

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

ماہنامہ

الاشرف
کراچی

بانی

اشرف المشائخ
حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف
الاشرفی الجیلانی قدس سرہ العزیز

روحانی سرپرست

شیخ ملت
حضرت ابو المحمود سید محمد اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (بھارت)

ایڈیٹر

ڈاکٹر ابو المکرم سید محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد

سب ایڈیٹر

صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی

قیمت =/30 روپے | سالانہ =/300 روپے

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم ۔ تارک السلطنت محبوب یزدانی
حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

قطب ربانی
حضرت ابو مخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

نگراں انتظامی امور	:	سید اعراف اشرف جیلانی
مشاورت	:	سید مصطفےٰ اشرف جیلانی سید جمال اشرف جیلانی
اکاؤنٹس	:	مہتاب احمد اشرفی
ٹائٹل اینڈ ڈیزائننگ	:	سید محمد حیدر رضوی
سرکولیشن	:	جناب بلال اشرفی محمد قدیر اشرفی

مقام اشاعت

درگا یہ اشرفیہ اشرو آباد
فردوس کالونی، کراچی
پوسٹ بکس نمبر: 2424۔ کراچی 74600
فون نمبر: 36686493-36623664

رجسٹرڈ نمبر ایس ایس 742

پرنٹر و پبلشر: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

اس شمارے میں

حمد و نعت	ظفر عمر زبیری ۔۔۔ پیر سید نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ	۳
آغاز گفتگو	ایڈیٹر	۴
درس قرآن	علامہ مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی مدظلہ العالی	۵
درس حدیث	شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی	۸
حضرت قطب ربانی کی تبلیغی خدمات	فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی	۱۲
حضرت قطب ربانی قدس سرہ	شاہین ملک اشرفی	۱۹
راہ طریقت	اشرف المشائخ قدس سرہ	۲۳
واقعات حقیقت فی حیات اشرف المشائخ	فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی	۲۶
عرفان شریعت	مفتی الاشرف	۳۱
وظائف اشرفیہ	اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ	۳۳
ایمان کیا ہے؟	رانا محمد عالم	۳۶
مسافر حرمین	فخر المشائخ مدظلہ العالی	۳۸
سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کی سالانہ تقریب	جناب مہتاب اشرفی	۴۳
الاشرف نیوز	سید صابر اشرف جیلانی	۴۶

WWW.NAFSEISLAM.COM

حمد باری تعالیٰ

ظفر عمر زبیری

ہر وقت یہی ساز دو عالم کی صدا ہے
اللہ بڑا سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

آوازِ اذاں حاوی ہے لمحات پہ لاریب
تکبیر ہے یہ ارض و سما ہوا گونج رہا ہے

ہر وقت بُلاتا ہے ہمیں جانب کعبہ
بھٹکے ہوئے راہی کا وہی راہ نُما ہے

اِس نور کی کرنوں سے کرو دل کو منور
وہ نُورِ علیٰ، نُورِ علیٰ، نُورِ علیٰ ہے

احمد کی گواہی سے تو سمجھا ہے اسی کو
وہ واحد یکتا ہے یہ احمد نے کہا ہے

ہے ماننے والوں پر کرم اس کا انوکھا
جو لب سے نکلتی ہے دُعا اس کی ثناء ہے

یہ نطق جو کرتا ہے بیاں حمدِ الٰہی!
سب اسکی عنایت ہے ظفر اسکی عطا ہے

❁❁❁❁❁❁❁❁

نعت رسول مقبول ﷺ

پیر سید نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ

جس نے سمجھا عشقِ محبوب خدا کیا چیز ہے
وہ سمجھتا ہے دعا کی مُدّعا کیا چیز ہے

کوئی کیا جانے کہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کیا چیز ہے
پوچھیے ہم سے مدینے کی ہوا کیا چیز ہے

شافع ﷺ محشر کے دامن میں چھپا بیٹھا ہوں میں
کیا خبر ہنگامہ روزِ جزا کیا چیز ہے

ہر مرض میں خاکِ راہِ مُصطفیٰ ﷺ ہے کارگر
سامنے اکسیر کے کوئی دوا کیا چیز ہے

دل منور ہوگیا آنکھیں منور ہوگئیں
اللہ اللہ سبز گنبد کی فضا کیا چیز ہے

یہ سمجھا ہم نے سمجھا ہے شہِ ﷺ لولاک سے
خلق میں ٹوٹے ہوئے دل کی صدا کیا چیز ہے

❁❁❁❁❁❁❁❁

آغاز گفتگو!

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اور جو مردوں اور عورتوں میں سے نیک اعمال کرے پس ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ حیات طیبہ سے مراد پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ زندگی سے مراد اصلاحی زندگی حقیقت حال یہ ہے کہ بزرگان دین اور اولیائے کاملین کی زندگی اصلاحی زندگی تھی انہوں نے لوگوں کی اصلاح کا فریضہ انجام دیا اور ساری زندگی خلوص ومحبت کے ساتھ یہ فریضہ ادا کرتے رہے انہی نفوس قدسیہ میں سے ایک خانوادۂ اشرفیہ کی عظیم علمی وروحانی شخصیت ولی کامل قطب ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی تھی جنہوں نے اپنے علم وعمل تقویٰ وپرہیزگاری اور روحانیت کے ذریعے برصغیر پاک وہند میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا آپ نے اپنے جداعلیٰ غوث العالم تارک السلطنت، محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سیاحت اور تبلیغ دین کو اپنا مشن بنایا اور اس مقصد کے لئے ہندوستان کے طول وعرض میں تبلیغی دورے فرمائے جس کے نتیجے میں ہزاروں غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور لاکھوں نے آپ کے ذریعے راہ ہدایت حاصل کی حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے ۱۹۶۱ء/۱۳۸۱ھ کو وصال فرمایا آپ کا مزار مبارک آپ کی نشان کردہ جگہ پر بنایا گیا آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی اپنے فرزند اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے مشن کو زندہ رکھا اور درگاہ عالیہ اشرفیہ کی تعمیر وترقی میں دن رات محنت کی آپ ۴۴ سال مسند سجادگی پر رونق افروز رہے یہ آپ ہی کی محنت اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج یہ درگاہ پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا سب سے بڑا مرکز بن چکی ہے حضرت مخدوم سمنانی حضرت غوث جیلانی، قطب ربانی اور دیگر بزرگان سلسلہ اشرفیہ کا فیض جاری ہے۔ حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے وصال مبارک کو ۵۰ سال ہوچکے ہیں یہ حضرت کا ۴۹ واں سالانہ عرس ہے جو ۱۶ جمادی الاولیٰ سے ۱۸ جمادی الاولیٰ تک درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی کراچی میں منعقد ہورہا ہے ہم اس موقع پر کوئی شاندار ''نمبر،، پیش نہ کرسکے لیکن اس شمارے میں حضرت کی حیات وتعلیمات پر مضامین ضرور شامل کئے ہیں اور ''حضرت قطب ربانی کی تبلیغی خدمات'' کے عنوان سے ایک کتابچہ بھی قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

——خاکپائے مخدوم سمنانی——

فقیر ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی

درس قرآن

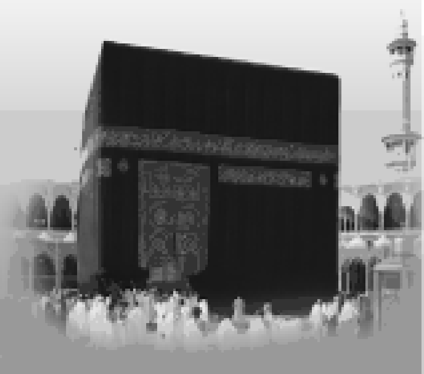

علامہ مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی مدظلہ العالی

پارہ ۳ سورۃ البقرۃ [۲۸۲]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ

دو گواہ بنالو اپنے مردوں میں سے اگر دو مرد نہ ملیں۔

فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰهُمَا : پس ایک مرد دو عورتیں جن گواہوں کو تم پسند کرو اگر ایک بھول جائے۔

فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰهُمَا الۡاُخۡرٰى ؕ وَلَا يَاۡبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا ؕ تو دوسری یاد دلا دے اور انکار نہ کریں گواہ جب ان کو بلایا جائے۔

وَلَا تَسۡـَٔمُوۡۤا اَنۡ تَكۡتُبُوۡهُ صَغِيۡرًا اَوۡ كَبِيۡرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ

اور نہ اکتایا کرو قرض کے کسی معاملہ کو خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اس کی مقررہ معیاد تک۔

ذٰلِكُمۡ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ وَاَقۡوَمُ لِلشَّهَادَةِ

یہ دستاویز کا لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کی بات ہے اور گواہی کے لئے بھی یہ طریقہ درست ہے۔

وَاَدۡنٰٓى اَلَّا تَرۡتَابُوۡٓا اِلَّآ اَنۡ تَكُوۡنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيۡرُوۡنَهَا بَيۡنَكُمۡ

اور اس بات سے قریب تر ہے کہ تم کسی شک وشبہ میں پڑ جاؤ البتہ وہ سودا جو نقد دست بدست ہو جس کا لین دین تم آپس میں کرتے ہو

فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَلَّا تَكۡتُبُوۡهَا ؕ وَاَشۡهِدُوۡۤا اِذَا تَبَايَعۡتُمۡ

اپنے معاملات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم تحریر نہ کرو پھر بھی گواہ بنالیا کرو جب تم خرید وفروخت کرو۔

وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيۡدٌ ؕ وَاِنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاِنَّهٗ فُسُوۡقٌۢ بِكُمۡ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ نہ کسی کاتب کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو اگر ایسا کرو تو تم کو گناہ ہوگا اللہ سے ڈرو۔

وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ

اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو باہمی معاملات کی تعلیم دیتا ہے اللہ ہر شے سے واقف ہے۔

ترجمہ: تم اپنے مردوں میں دو شخصوں کو گواہ بھی کرلیا کرو اور اگر دو مرد میسر نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں جو قابل اطمینان ہوں ان کو گواہ بنالیا کرو ان میں سے اگر ایک بھول جائے دوسری یاد دلا دے گواہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

کو جب بلایا جائے تو انکار نہ کرے تم قرض کی دستاویز لکھنے سے اکتایا نہ کرو خواہ وہ قرض کا معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا میعاد اہل معاملہ مقرر کریں اس میعاد تک کے لئے لکھ دیا کرو میعادی دستاویز کا لکھنا اللہ کے نزدیک بہت انصاف کی بات ہے اور گواہی کے لئے بھی یہ طریقہ بہت بہتر ہے اور اس بات کے بھی قریب تر ہے کہ تم کسی شک وشبہ میں نہ پڑ جاؤ البتہ اگر کوئی سودا نقد دست بدست ہو جسے تم آپس میں کیا کرتے ہو ایسے معاملہ کی تحریر نہ لکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اس قسم کے خرید وفروخت کے وقت بھی احتیاطاً گواہ کر لیا کرو نہ کسی کاتب کو نقصان پہنچایا جائے اور نہ کسی گواہ کو اگر ایسا کرو گے گو گناہگار ہو گے اللہ سے ڈرو اللہ تعالیٰ تم کو باہمی معاملات کی تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیزوں سے بخوبی واقف ہے۔

ربط آیت: آیت کی ابتداء میں ہدایت دی گئی ہے۔ جب ادھار کا لین دین کرو تو لکھ لیا کرو اور لکھنے کی ہدایت اس لئے کی گئی کہ بھول چوک کا امکان نہ رہے اور آئندہ کسی اختلاف یا تنازع کی نوبت نہ آئے آیت زیر درس میں تحریر کا طریقہ کار کیا ہو۔ نہ صرف دستاویز کا لکھنا بلکہ اس تحریر پر گواہ بنانے کی ہدایت دیجارہی ہے اور گواہ کی خصوصیات ان کی تعداد ان کی صلاحیت انکا میعار کیا ہو پھر گواہوں کو ہدایت بھی دی گئی ہے غرضیکہ ایک مکمل ضابطہ لین دین شہادت بیان کیا گیا ہے اور یہ تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ دستاویز کی تحریر میں یا گواہی دینے میں کسی قسم کی بددیانتی گناہ کا موجب ہو گی آخر میں زبردست تنبیہ ہے اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

آیت زیر درس اپنی طوالت کے ساتھ ساتھ بہت سے فقہی مسائل کی بھی حامل ہے مثلاً لین دین میں دستاویز کا تحریر کرنا نہ صرف تحریر کرنا بلکہ اس پر گواہ بنانا گواہ کی تعداد ان کی خصوصیات گواہوں کو ہدایت کہ کسی قسم کی بددیانتی نہ ہو کسی کی طرفداری نہ ہو غرضیکہ بڑا عادلانہ منصفانہ نظام عمل دیا جارہا ہے قرآن پاک کی خصوصیت ہے وہ صرف کسی کام کے کرنے کا حکم ہی نہیں دیتا بلکہ حسن عمل کی تربیت بھی کرتا ہے ارشاد فرمایا گیا ہے۔

وَاسۡتَشۡهِدُوۡا شَهِيۡدَيۡنِ مِنۡ رِّجَالِكُمۡ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَكُوۡنَا رَجُلَيۡنِ فَرَجُلٌ وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰٮهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحۡدٰٮهُمَا الۡاُخۡرٰى ؕ

دو شخصوں کو اپنے مردوں میں سے گواہ کر لیا کرو پھر اگر دو گواہ مرد نہ ہوں ایک مرد دو عورتیں ایسی گواہ بنالو جن کو تم پسند کرتے ہو تا کہ ان دو عورتوں میں سے اگر کوئی ایک بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے۔

گواہوں کی خصوصیات: جیسا کہ آیت کریمہ میں حکم ہے دستاویز کی تحریر پر گواہ بنالو یہاں چند مسائل سامنے آتے ہیں۔

☆ گواہ بنانا گواہ دو مردوں میں سے اگر دو مرد نہ ہو تو دو عورتیں ہوں گواہ کیسے ہوں۔ (۱) عاقل بالغ ہوں مسلمان ہوں۔ (۲) آزاد

ہوں غلام نہ ہوں (۳) عادل دیندار ہوں (۴) جس کے حق میں گواہی دے اس کا اپنا عزیز نہ ہو جس کے خلاف دے اس کا دشمن نہ ہو۔ آگے ارشاد ہے وَلَا یَأْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ط وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَکْتُبُوْہُ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا اِلٰٓی اَجَلِہٖ گواہ کو جب بلایا جائے تو وہ انکار نہ کرے تم اس قرض کے لین دین کی دستاویز کو لکھنے سے اکتایا نہ کرو خواہ وہ قرض کا معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

غور فرمائیں ہدایت کتنی حکمت کی حامل ہے کیونکہ قرض کے معاملہ میں جھگڑا زیادہ تر اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب تحریر نہیں ہوتی قرض دینے والا اپنے مفاد کی بات کرتا ہے اور قرض لینے والا اپنے مفاد کی۔ گواہ جب بلایا جائے تو انکار نہ کرے اس کے دو مطلب بیان کئے گئے ہیں پہلا یہ کہ اگر کسی کو گواہ بنانے کے لئے بلایا جائے تو دوسرا گواہی دینے کے لئے پہلی صورت میں اس کو اختیار ہے کہ گواہ بنے یا نہ بنے مگر دوسری صورت میں جب وہ کسی چیز کا گواہ ہو تو گواہی دینے سے انکار نہ کرے وَلَا یَأْبَ الشُّھَدَآءُ کا اسی طرف اشارہ ہے اس صورت میں اس پر گواہی دینا لازمی ہوگا جب وہ کسی چیز کا گواہ ہو۔

اَنْ تَکْتُبُوْہُ کی ضمیرہٗ کے تین مرجع ہو سکتے ہیں (۱) حق (۲) دَین (۳) کتاب۔ یعنی دَین چھوٹا ہو یا بڑا دستاویز چھوٹی ہو یا بڑی اکتایا نہ کرو لکھنے سے گھبرایا نہ کرو مطلب یہ کہ دستاویز تو صرف اس غرض کے لئے لکھوائی جاتی ہے معاملہ کی تفصیل یاد آ جائے ورنہ دعویٰ کے ثبوت کے لئے شہادت یعنی گواہوں کا ہونا ضروری ہوتا ہے دستاویز ہو اور گواہ نہ ہو تو حق ثابت نہ ہوگا اور اگر دستاویز نہ ہو مگر گواہ ہوں تو حق ثابت ہو جائے گا۔

وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ وَّلَا شَھِیْدٌ: نہ کاتب کو نقصان پہنچاؤ نہ گواہ کو مطلب یہ نہ کاتب نہ گواہ اہل معاملہ کو تکلیف پہنچائیں اور نہ اہل معاملہ کی طرف سے ان کو تکلیف ضرر پہنچایا جائے یعنی کوئی بھی ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّہٗ فُسُوْقٌ بِکُمْ ط اگر تم ایسا کرو گے تو گناہ ہوگا یعنی یہ ضرر کسی طرف سے بھی ہو گا فسق ہوگا ایسا کرنا احکام الٰہی کی نافرمانی ہوگی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ط وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. اللہ سے ڈرو اللہ تم کو باہمی معاملات کی تعلیم دیتا ہے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اسلوب قرآن یہ ہے کہ وہ ہدایت دینے کے بعد یہ بھی بتاتا ہے پروردگار عالم ہر چیز سے واقف ہے تمہاری کوئی حرکت خواہ وہ خلوت میں ہو یا جلوت میں یعنی ظاہر ہو یا پوشیدہ رب تبارک و تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں۔

خلاصہ: یہ بات ذہن نشین رکھیں پورا قانون جو آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو باہمی جھگڑا فساد سے بچانے معاملات کے انصاف، وعدہ کی پاسداری، خوف خدا، گواہی کی سچائی، دوسروں کو تکلیف نہ پہنچانا۔

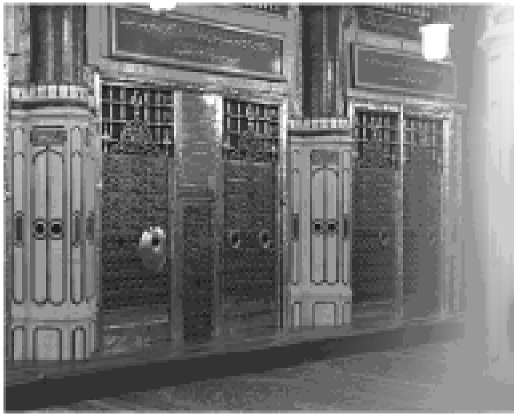

درس حدیث

شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

عن العباس بن عبدالمطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالا سلام دینا وبمحمد رسولا (رواہ مسلم)

ترجمہ:

حضرت عباس ابن عبدالمطلب سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے اپنا رب ہونے، اسلام کے اپنا دین ہونے اور محمد ﷺ کے اپنے نبی ہونے سے راضی ہوگیا۔

﴿مسلم شریف﴾

جواہر پارے:

حضرت عباس ابن عبدالمطلب حضور آیہ رحمت ﷺ کے چچا تھے۔آپ کی کنیت ابوالفضل تھی۔آپ حضور ﷺ سے تین سال اور بعض کے نزدیک دوسال عمر میں زیادہ تھے۔آپ کی ولادت سنہ واقعہ فیل سے پہلے ہوئی۔عہد جاہلیت میں آپ رؤسا قوم میں سے تھے۔مسجد حرام کی عمارت وسقایت آپ کے حوالے تھی۔آپ قدیم الاسلام تھے،مگر اپنے اسلام کو اہل مکہ سے چھپائے رکھا۔مشرکین مکہ کے ساتھ غزوۂ بدر میں آپ کی شرکت بہ جبر واکراہ تھی۔اٹھاسی سال کی عمر شریف پائی وصال سے پہلے اسی غلام آزاد فرمائے۔آپ کے مناقب بے شمار ہیں۔

﴿اشعۃ اللمعات﴾

ا۔۔۔۔شیخ ابن عطا اللہ اسکندری شاذلی کِتَابُ التَّنوِیرِ فِیْ اِسْقَاطِ التَّدبِیرِ میں فرماتے ہیں کہ حدیث ذَاقَ طُعْمَ الْاِیْمَانُ۔۔۔الخ اس بات پر دلیل ہے کہ جو ایسا نہیں ہے اسے حلاوۃ ایمان کا وجدان وادراک نہیں ہوسکتا اور اس کا ایمان اس صورت کے مانند ہوگا جس میں کوئی روح نہیں۔۔۔یا۔۔۔اس ظاہر کی طرح ہوگا جو باطن سے خالی ہو۔۔۔یا۔۔۔اس فرمان جیسا ہے جسکے تحت کوئی حقیقت نہ ہو۔

۲۔۔۔اس حدیث سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ وہ قلوب جو غفلت و خواہشات نفسانیہ کے امراض سے پاک وصاف ہیں۔حقائق ومعانی کے ملذذات سے وہی خوشی ومسرت حاصل کرتے ہیں جو نفوس کو لذیذ ماکولات ومشروبات سے حاصل ہوتی ہے۔اللہ تعالی کی ربوبیت سے راضی ہونے والے کو ایمان کی چاشنی اسلئے مل جاتی ہے کہ جب کوئی رب تعالی کی ربوبیت سے راضی ہوجاتا ہے تو لازمی طور پر وہ رب تعالی کے حضور اور اسکے حکم کے آگے سر تسلیم ونیاز جھکا دیتا ہے۔اور اپنے ظاہری وباطنی جملہ معاملات کو اپنے اختیار وتدبیر سے خارج کر کے خدائے تعالی کے اختیار وحسن تدبیر کے حوالے کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں فطری طور پر لذت حیات اور راحت تفویض سے وہ آشنا ہوجاتا ہے۔۔۔نیز۔۔۔جب کوئی اللہ تعالی کی ربوبیت

WWW.NAFSEISLAM.COM

سے راضی ہوجاتا ہے تو خود رب تعالی اس سے راضی ہوجاتا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ۔۔۔﴿سورۃ التوبۃ ۱۰۰﴾

اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی

۔۔۔اور جب کسی سے خدا راضی ہوجاتا ہے تو اپنے فضل وکرم سے اپنی رضا کی حلاوت سے اسے ضرور لذت وآشنا فرماتا ہے۔تاکہ اسے اس خصوصی فضل واحسان کا علم وعرفان ہوجائے جو اللہ تعالی کی طرف سے اس پر کیا گیا ہے۔یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اللہ تعالی سے راضی ہونا فہم وادراک کے بغیر ناممکن ہے اور اس فہم ومستقیم کا وجود نور بصیرت کے بغیر نہیں ہوسکتا اور یہ نور قرب خداوندی کے بعد ہی میسر آتا ہے اور یہ قرب خاص عنایت ربانی کا مرہون منت ہے۔

لہٰذا خدا کی ربوبیت سے وہی راضی ہوگا جسکے اوپر خداوندی فضل وعنایت کا شامیانہ جلوہ گستر ہو۔اور یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کی عنایت جسکے شامل حال ہوجائے اس کیلئے رب تبارک وتعالی کے فضل واحسان کے خزانے کھلے رہتے ہیں اور وہ عطیات ربانیہ سے مالا مال ہوتا رہتا ہے اور جب اللہ تعالی کی خصوصی مدد اور اسکے انوار اس بندے تک پہنچ جاتے ہیں تو اس کا قلب لازمی طور پر تمام امراض نفسانیہ اور انسانی کمزوریوں سے عافیت پاجاتا ہے اور پھر وہ صاحب فہم مستقیم اور سلیم ادراک ہوجاتا ہے اور یہی ادراک صحت اور ذوق کی سلامتی سے ایمان کی لذت وحلاوت سے آشنا کردیتی ہے۔اور اگر اسکا قلب غفلت کے عارضے کا شکار ہوکر اللہ سے غافل ہوجائے تو وہ ہرگز ایمان کی لذت کا ادراک نہ کرسکے گا۔اسلئے کہ بخار زدہ انسان بسا اوقات شکر کو کڑوی محسوس کرتا ہے حالانکہ نفس الامر میں ایسا نہیں ہے۔

نفس الامر میں شکر کی لذت کیا ہے؟اسکا پتہ اس مخصوص بیمار کو اس وقت چلے گا جب وہ صحت یاب ہوجائے گا۔یونہی جب قلوب کی بیماریاں زائل ہوجاتی ہیں تو انھیں اشیاء کا ادراک اسی طرح کا ہوتا ہے جس طرح کہ وہ نفس الامر میں ہیں۔ایسی صورت میں ایمان واطاعت کی لذت وحلاوت اور اللہ سے مخالفت اور اس سے قطع تعلقات کی تلخی کا انھیں کامل ادراک ہوجاتا ہے۔اس مقام پر یہ بھی ذہن نشین رہے کہ قلوب کا حلاوت ایمان کا ادراک کرلینا اس بات کا موجب ہے کہ وہ دولت ایمان اور فضل خداوندی کے اس حضور وشہود سے شاداں وفرحاں رہیں۔۔۔۔نیز۔۔۔ان اسباب کو حاصل کرلیں جو اس حلاوت ایمان کے محافظ ہیں۔۔۔نیز۔۔۔طاعت الٰہی کی دائمی لذت اور فضل الٰہی کے دائمی حضور وشہود کے موجب ہیں۔

۔۔۔یونہی۔۔۔خدا کے کفران ومخالفت کی کڑواہٹ کا ادراک اس بات کا موجب ہے کہ ان سے باز رہا جائے اور ان سے کامل نفرت کی جائے۔۔۔نیز۔۔۔انکی طرف ذرہ برابر بھی میلان طبیعت نہ ہونے پائے۔ان باتوں کا اثر یہ ہوگا کہ ترک گناہ کامل طور پر ہوگا۔۔۔نیز۔۔۔مکمل طور پر منکرات ومنہیات پر نگاہ رکھنے کا جذبہ معدوم ہوجائے گا۔یہ اسلئے ہوگا کہ خود صاحب بصیرت کا نور بصیرت اسکی یہ رہنمائی کرے گا کہ اللہ تعالی کی مخالفت اور اس سے غفلت قلوب کے لئے زہر قاتل ہے۔اس ہدایت کے بعد فطری طور پر مومنین کے قلوب اللہ تعالی کی مخالفت سے نفرت کریں گے جیسا کہ زہر آلود کھانوں سے نفرت کی جاتی ہے۔

۳۔۔۔وَبِالۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا : جو شخص دین اسلام کو اپنا دین بنانے پر راضی ہوگیا وہ یقیناً اس چیز سے راضی ہوگیا جس سے اسکا آقا ومولی

راضی ہے اور جو اس آقا و مولی کا پسندیدہ ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اپنے آقا و مولی کا پسندیدہ چیز کو پسندیدہ کر لینے کے ساتھ ساتھ لازمی طور پر اس نے اوامر الٰہیہ و مامورات شرعیہ کی بجاآوری اور محرمات ومنہیات سے باز رہنے ۔۔۔۔نیز۔۔۔۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیلئے اپنے کو پابند کرلیا۔

۴۔۔۔وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً : جو حضور آیہ رحمت ﷺ کی رسالت و نبوت سے راضی ہوگیا اس پر لازم ہے کہ وہ دین کی اشاعت میں آپ کا معین ومددگار رہو۔ آپ کے اخلاق و آداب سے اپنے کو حتی المقدور آراستہ کرے اور دنیا سے بے رغبتی ، برائیوں سے بچنے اور عفو و درگزر سے کام لینے میں آپ کی اتباع کرتا رہے اور قولاً، فعلاً، اخذاً، ترکاً، حُبّاً بغضاً، اور ظاہراً و باطناً صرف رسول کریم ﷺ کی سنت طیبہ پر عمل کرتا رہے۔۔۔۔المختصر۔۔۔جو اللہ تعالی کی ربوبیت سے راضی ہو جائے گا وہ خدائے تعالی کے حضور سر عبادت واطاعت کو خم کردے گا اور جو اسلام کو اپنا دین بنانے سے راضی ہو جائے گا وہ جملہ اسلامی فرامین وقوانین پر عمل کرتا رہے گا اور جو نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت سے راضی ہو جائے گا، وہ آپ کی اتباع کرتا رہے گا۔ اس بات کا اچھی طرح خیال رہے کہ حدیث زیر عنوان میں ذکر کردہ تینوں امور میں سے کوئی ایک الگ نہیں پایا جاسکتا، جہاں ہونگے اور جس میں ہونگے، یہ تینوں ایک ساتھ ہونگے۔ مثلاً: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی اللہ کی ربوبیت سے تو راضی ہو مگر اسلام کے دین ہونے اور نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت سے راضی نہ ہو۔ ان تینوں امور کے درمیان تلازم بالکل ظاہر ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔

فوائد:

۱۔۔۔حدیث زیر عنوان کے راوی سیدنا عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک بار کسی نے سوال کیا:

اَنْتَ اَکْبَرُ اَمِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

آپ بڑے ہیں یا نبی اکرم ﷺ

۔۔۔آپ نے اپنی متانت علم اور لطافت فہم کے سبب اس کا جواب عطا فرمایا کہ:

قَالَ هُوَ اَکْبَرُ وَاَنَا اَسَنُّ ﴿مرقات﴾

نبی ﷺ ہی بڑے ہیں، اور میں سن رسیدہ ہوں۔

۔۔۔یعنی بڑائی نبی کریم ﷺ ہی کیلئے ہے۔ رہ گیا میں، تو آپ سے صرف کچھ پہلے پیدا ہونے والوں میں سے ہوں۔ ایک مرتبہ بچپن میں حضرت عباس کہیں کھو گئے تھے۔ اس پر آپ کی والدہ محترمہ نے منت مانی کہ جب میرا بچہ مجھے مل جائے گا تو میں خانہ کعبہ کی غلاف پوشی کروں گی، چنانچہ جب حضرت عباس مل گئے تو مادر مہربان نے اپنی نذر پوری فرمائی اور خانہ کعبہ کو حریر و دیباج اور دوسرے قسم کے کپڑوں پر مشتمل غلاف سے ملبوس کیا۔ خانہ کعبہ پر یہ سب سے پہلی غلاف پوشی تھی۔ آپ کی وفات شریف ۱۲ رجب المرجب ۳۲ھ بروز جمعہ ہوئی۔ آپ کی آخری آرامگاہ جنت البقیع میں ہے۔ بقول امام مجاہد آپ نے ستر غلام آزاد فرمائے۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کے ساتھ بہ جبر واکراہ شامل ہوئے جسکا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَقِیَ الْعَبَّاسَ فَلَا یَقْتُلْهُ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مُکْرِهًا

WWW.NAFSEISLAM.COM

عباس سے جو ملے وہ انھیں قتل نہ کرے، اسلئے کہ وہ بہ جبر واکراہ مکہ سے نکلے ہیں۔

---غزوہ بدر کے موقع پر آپ کو حضرت ابوالیسر کعب بن عمر نے قید کیا تھا۔آپ نے اپنا فدیہ دے کر اپنے آپ کو آزاد کرالیا اور مکہ واپس ہوگئے۔ اس کے بعد پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرماگئے۔ ایک بڑی جماعت نے آپ سے حدیثیں روایت کیں ہیں۔مسجد حرام کی عمارت وسقایت کا آپکے حوالے ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ حجاج کرام کو پانی پلانے اور قریشیوں کو اپنے مکان میں ٹھہرانے اور مہمان نوازی وغیرہ کرنے کی خدمات آپ ہی کے سپرد تھیں۔

۲---حدیث زیر شرح ،حدیث 'حلاوۃ الایمان' کے معارض و مخالف نہیں۔اسلئے جس شخص میں وہ صفات موجود ہوں گے جو حدیث زیرعنوان میں مذکور ہیں، لازمی طور پر اس شخص میں وہ ساری خوبیاں موجود ہونگی جو حدیث حلاوۃ الایمان میں مذکور ہیں۔

۳---ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ: منہ میں کسی نہ کسی قدر طعام کا وجود ہی ذوق کی بنیاد ہے، خواہ وہ طعام کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔لہٰذا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک چیز منہ میں تھوڑی تعداد میں بھی نہ ہو اور اسکا ذائقہ مل جائے۔اب جسکا ایمان جس درجہ کا ہوگا اسے اسی درجہ کا ذوق نصیب ہوگا۔لیکن ایمانِ کامل سے تو لذت آشنا وہی ہوسکتا ہے جو ان صفات کا جامع ہو جنکا ذکر حدیث زیر عنوان میں ہے۔

حدیث میں ذوق سے مراد ذوق معنوی ہے۔امام ابن حجر نے 'ذوق حسی' کا بھی احتمال نکالا ہے۔

۴---مَنْ رَضِیَ ---الخ یعنی صرف اللہ تعالیٰ کے حقیقی مالک و مولیٰ اور سید و متصرف ہونے پر نفس قانع ہو، دل خوش ہو اور سینہ کشادہ ہو جس میں ذرہ برابر تنگدلی کا گذر نہ ہو۔

۵---وَّبِـالْاِ سْلَام: یہاں اسلام سے مراد وہ ہے جو ایمان کو بھی شامل ہو۔

۶---حدیث زیرعنوان میں 'رضا' سے مقصود ظاہری و باطنی فروتنی ہے جسکا کمال یہ ہے کہ بندہ اپنے رب تعالیٰ کی آزمائشوں پر صبر کرے اسکی نعمتوں پر شکر بجالائے ،اسکی قضاوقدر اور منع وعطاء پر راضی رہے اور شریعت اسلامی کے جملہ اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے اجتناب کرتا رہے اور خدائے عزوجل کے حبیب حضور آیۂ رحمت ﷺ کی سنت طیبہ، آپ کے آداب و اخلاق اور آپ کی طرز زندگی ---نیز---آپ کے 'زہد فی الدنیا' اور عقبیٰ کی طرف 'توجہ کلی' وغیرہ وغیرہ کی کماحقہ اتباع کرتا رہے۔

۷---امام احمد اور امام ترمذی نے بھی اس روایت کو یوں ہی بیان کیا ہے اور اسکی تحسین وتصحیح کی ہے۔

۸---مرآۃ، شرح مشکوٰۃ (مولفہ حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی اشرفی علیہ الرحمتہ) میں حدیث زیر شرح کے روای حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ۸۲ سال ظاہر کی گئی ہے۔میرے خیال میں سہواً ایسا ہوگیا ہے۔مرقات میں آپ کی عمر شریف کے بارے میں 'ابن ثمان و ثمانین' اور اشعۃ اللمعات میں 'ھشتادو ھشت' کے الفاظ موجود ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب آپ نے وصال فرمایا اس وقت آپ کی عمر شریف ۸۸ سال کی تھی۔ ممکن ہے کہ صاحب مرآت کی نظر میں کوئی اور روایت رہی ہو جو میری نظر سے ابھی تک نہیں گزری۔

حضرت قطب ربانی قدس سرہ کی تبلیغی خدمات

فخر المشائخ حضرت ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

برصغیر پاک و ہند میں جو سلسلہ ہائے رشد و ہدایت معروف و مقبول تھے۔ سلسلہ اشرفیہ ان میں سے ایک ہے اس سلسلے کی بنیاد ساتویں صدی ہجری میں غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ متوفی ۸۳۲ھ نے رکھی۔ اور آپ ہی کے نسبت سے یہ سلسلہ، سلسلہ اشرفیہ کہلاتا ہے ۔سلسلہ اشرفیہ میں وقتاً فوقتاً ایسے جید علماء اور کبار صوفیاء گذرے ہیں جن کے دم قدم سے ہندوستان میں تبلیغ دین کما حقہ ہوئی۔ خانوادہ اشرفیہ کی ان عظیم شخصیتوں میں سے ایک قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ متوفی ۱۹۶۱/۱۳۸۱ھ کی تھی۔ جنھوں نے اپنے علم و عمل تقویٰ و پرہیزگاری اور روحانیت کے ذریعے تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیا۔ اس کا ثبوت ہزاروں غیر مسلموں کا آپ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہونا اور لاکھوں گمراہ انسانوں کا تائب ہو کر راہ ہدایت پانا ہے حضرت قطب ربانی قدس سرہ صحیح النسب سید تھے آپ کا سلسلہ نسب انتالیسویں پشت میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ سے ملتا ہے۔ اور چھبیسویں پشت میں حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی قدس سرہ تک پہنچتا ہے آپ مسلکاً حنفی مشرباً چشتی قادری اور مولداً دہلوی تھے فضیلت نسبی کے ساتھ ساتھ علم و فضل میں بھی بلند مقام رکھتے تھے آپ کے ہمعصر علماء مشائخ نے آپ کی علمی و روحانی نعمتوں کو حاصل کرنے میں آپ نے سخت ریاضت و مجاہدات کیے حضرت قطب ربانی قدس سرہ کے والد گرامی حضرت سید حسین اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے بچپن ہی سے آپ کی روحانی تربیت فرمائی اور اپنی زیر نگرانی سورہ مزمل شریف کے سخت چلے کرائے جو آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ مکمل کیے والد محترم کے وصال کے بعد سلسلہ اویسیہ کے ایک بزرگ حضرت سید امیر علی شاہ کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی ملاقات ہوئی انھوں نے راہ سلوک طے کرانے میں آپ کی مدد فرمائی اور اپنی خصوصی نگرانی میں چلہ کشی کروائی حضرت قطب ربانی قدس سرہ حضرت کمبل پوش رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی کشمیر کی پہاڑیوں میں عرصہ دراز تک چلہ کشی فرمائی انھوں نے آپ کو سلسلہ اویسیہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی سن ۱۳۳۲ھ میں آپ نے مجدد سلسلہ اشرفیہ ہم شبیہ غوث الاعظم اعلیٰ حضرت شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں نے آپ کو سلسلہ اشرفیہ اور دیگر سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت عطا فرمائی خرقہ شریف پہنایا اور تاج اشرفی آپ کے سر پر رکھا پھر دستخط و مہر سے مزین خلافت نامہ عطا فرمایا یہ خلافت نامہ آج بھی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں محفوظ ہے حضرت قطب ربانی کو اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت اشرفی میاں سے بڑی محبت تھی آپ بڑی عقیدت و احترام سے ان کا ذکر کرتے تھے اسی طرح اعلیٰ حضرت اشرفی میاں بھی اپنے مرید پر بڑی شفقت فرماتے تھے خلافت نامہ عطا فرمانے کے بعد اشرفی میاں نے حضرت قطب ربانی کو حکم دیا کہ اب تم رشد و ہدایت اور تبلیغ دین کا سلسلہ شروع کرو اور مخلوق خدا کو فیض پہنچاؤ غوث جیلانی

WWW.NAFSEISLAM.COM

۔مخدوم سمنانی اور تمام بزرگان سلسلہ اشرفیہ کے روحانی تصرفات تمہارے ساتھ ہوں گے پیرومرشد کی جانب سے حکم ملتے ہی آپ نے تیاری شروع کی اوراس سلسلے میں پہلا سفر کلکتہ کا کیا۔

تبلیغ کے لیے پہلا سفر:

آپ اپنے ایک پیر بھائی معین الدین اشرفی کے ہمراہ کلکتہ روانہ ہوئے کیونکہ یہ آپ کا پہلا سفر تھا اور وہاں کوئی جاننے والا بھی نہیں تھا پیر بھائی نے آپ سے کہا طاہر میاں کلکتہ میں میرے کافی مرید ہیں ٹھہرنے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ میرے ساتھ ہی قیام کریں آپ نے منظور کرلیا جب کلکتہ پہنچے تو ان کے ایک مرید کے ہاں قیام ہوا ایک نشست لگادی جس پر یہ دونوں حضرات تشریف فرما ہوئے جب لوگ ملاقات کے لئے آئے تو صورت حال یہ تھی کہ جو شخص بھی ملنے کے لئے آتا وہ پہلے حضرت قطب ربانی قدس سرہ سے مصافحہ کرتا اور آپ کی دست بوسی کرنے کے بعد پھر ان صوفی صاحب کی جانب متوجہ ہوتا یہاں تک کہ ان کے مریدین بھی حضرت ہی کی جانب رجوع کرنے لگے اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت قطب ربانی عالم باعمل اور صوفی کامل تھے آپ دعائے حزب البحر۔ دعائے سیفی۔ دعائے حیدری اور اسم ذات کے چلے کر چکے تھے یہ تمام وظائف آپ کے معمولات میں شامل تھے اور اپنے معمولات پر بڑی استقامت کے ساتھ عمل کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی بارعب و باوقار اور پر کشش شخصیت ہر ایک کو اپنی جانب کھینچ لیتی تھی صوفی صاحب نے جب یہ صورت دیکھی تو دوسرے ہی روز حضرت قطب ربانی سے کہا حضرت میں تو اس لئے آپ کو اپنے ساتھ لایا تھا کہ یہاں لوگوں میں آپ کا تعارف کراؤں گا لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہو رہا ہے۔ تعارف تو دور کی بات ہے لوگ آپ کو دیکھتے ہی آپ کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں اور میرے مرید بھی آپ سے رجوع کر رہے ہیں۔ لہذا یہ صورت حال میرے لئے ناقابل برداشت ہے اب میں مزید ایک دن بھی آپ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا آپ جہاں چاہیں تشریف لے جائیں حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے صوفی صاحب کی باتیں سنی تو آپ کو سخت افسوس اور ملال ہوا کہ اس نے ایسے مقام پر آکر بے وفائی کی جہاں کوئی بھی جاننے والا نہیں ہے لیکن آپ نے ان سے کچھ نہیں کہا صرف اتنا فرمایا اگر میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہو رہی ہے تو میں ان شاء اللہ تعالیٰ کل صبح فجر کے بعد یہاں سے چلا جاؤں گا چنانچہ دوسرے روز نماز فجر کے بعد آپ اپنا بیگ جسمیں کپڑے وغیرہ تھے وہ لے کر روانہ ہو گئے انھوں نے آپ سے ناشتے کا بھی نہیں پوچھا آپ بغیر ناشتہ کئے ان کے گھر سے باہر تشریف لائے اور نامعلوم منزل کی جانب روانہ ہو گئے نیا شہر نیا ماحول کوئی جاننے والا نہیں کہاں جائیں کس سے کہیں کوئی گھر ایسا نہیں جہاں قیام کرلیں پھر خیال آیا کہ کوئی گھر نہیں تو اللہ کا گھر تو ہے یہ سوچ کر مسجد کا رخ کیا۔ چولیا مسجد کے نام سے ایک مسجد تھی آپ اس مسجد میں تشریف لے گئے مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا لوگ نماز پڑھنے کے لئے آئے آپ نے باجماعت نماز ادا کی نماز کے بعد لوگوں نے آپ سے مصافحہ کیا مسجد کے امام صاحب نے بھی آپ سے ملاقات کی لیکن کیونکہ کوئی جان پہچان نہیں تھی اس لئے سب اپنے گھر چلے گئے اور آپ پھر اسی کونے میں بیٹھ کر اوراد و وظائف میں مصروف ہو گئے صبح آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اور اب دوپہر کو کھانے کا بھی کوئی انتظام

نہیں تھا جب بھوک نے شدت اختیار کی تو آپ نے بازار سے چند کھجوریں خریدیں وہ کھا کر پانی پی لیا اور پھر مسجد میں اسی مقام پر بیٹھ کر عبادت میں مشغول ہو گئے سارا دن اسی طرح گذر گیا لوگ نمازوں کے لئے آتے اور نماز کے بعد آپ سے ملاقات کرتے اور چلے جاتے امام صاحب نے بھی ہر نماز کے بعد آپ سے ملاقات کی لیکن ان کی بھی ہمت نہ ہوئی کہ آپ سے پوچھیں کہ کہاں سے آئے ہیں حضرت قطب ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ جب عشاء کی نماز ہو چکی تو مجھے فکر ہوئی اب رات کیسے گذرے گی سارا دن تو مسجد میں گذار دیا رات کو یقیناً مسجد بند کی جائے گی نہ معلوم یہ لوگ مجھے مسجد میں رات گذارنے کی اجازت دیں یا نہ دیں اور اگر انتظامیہ نے اجازت نہ دی تو پھر کہاں رات گذاروں گا یہ تمام باتیں سوچ کر آپ کو سخت پریشانی ہوئی آپ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ اس مشکل وقت میں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کو پکاروں یقیناً وہ ضرور میری مدد فرمائیں گے یہ سوچتے ہی بے اختیار میری زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے۔

یارسول اللہ انظر حالنا

یاحبیب اللہ اسمع قالنا

انّنی فی بحر غم من مغرق ۔

خُذیَدی سھل لَنا اشکالنا

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ میرے حال پر نظر کرم فرمائے

یاحبیب اللہ ﷺ میری بات کو سنیئے۔

بیشک میں غم کے دربار میں غرق ہوں

آپ میرا ہاتھ پکڑ کر میری مشکلات کو آسان فرمائے۔

یہ اشعار پڑھتے ہوئے رقت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جب بھی جہاں بھی اور جس مقام پر آقائے دو جہاں ﷺ کو پکارا جائے وہ سنتے بھی ہیں اور مدد بھی فرماتے ہیں جب وہ غیروں کی سنتے ہیں تو اپنی اولاد کی کیوں نہیں سنیں گے حضرت قطب ربانی نے پکارا اور سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن لیا۔

دھرم تلہ کے میدان میں پہلی تقریر:

ہوا یوں کہ جب کلکتہ میں دھرم تلہ کے میدان میں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ ہو رہا تھا جن عالم دین کو اس جلسے سے خطاب کرنا تھا اچانک ان کی طبیعت خراب ہوگئی اور انھوں نے خطاب کرنے سے معذرت کر لی جلسہ کی انتظامیہ کو فکر ہوئی اور وہ کسی عالم کی تلاش میں چولیا مسجد پہنچ گئے جہاں حضرت قطب ربانی تشریف فرما تھے انتظامیہ نے مسجد کے امام صاحب کو صورت حال سے آگاہ کیا امام صاحب نے کہا میں تو تقریر نہیں کر سکتا اور نا ہی کوئی ایسا عالم یا خطیب میرے ذہن میں ہے جو آپ کے جلسے کو سنبھال لے البتہ ہماری مسجد میں آج صبح سے ایک بزرگ تشریف لائے ہوئے ہیں جو بڑی بارعب اور پرکشش شخصیت کے مالک ہیں یقیناً وہ تقریر کرنا جانتے ہوں گے ان سے درخواست کرتے ہیں اگر وہ راضی ہو گئے تو مجھے امید ہے کہ تمہارا جلسہ کامیاب ہو جائے گا امام صاحب ان حضرات کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدعا بیان کیا آپ نے چلنے کے لئے رضامندی ظاہر کر دی سلسلہ اشرفیہ کے مخصوص لباس تاج اشرفی اور جبہ مبارک زیب تن کر کے جب جلسہ گاہ پہنچے اور سمنانی جاہ و جلال کے ساتھ کرسی پر رونق افروز ہوئے تو سارا مجمع نعرہ تکبیر و رسالت سے گونج اٹھا آپ فرماتے ہیں کہ میں سوچنے لگا کہ کس

موضوع پر خطاب کروں ابھی میں سوچ رہا تھا کہ میں نے دیکھا میرے سامنے ایک خوبصورت شاندار اسٹیج لگا ہوا ہے جس پر آقائے دوجہاں ﷺ رونق افروز ہیں اور مسکرا رہے ہیں پھر میں نے آپ ﷺ کے حسن وجمال پر تقریر شروع کردی ایک گھنٹے تقریر کی اس دوران فضا نعرہ تکبیر ورسالت سے گونجتی رہی جلسے کے اختتام پر کثیر تعداد میں لوگ مرید ہوئے پھر جلوس کی شکل میں سب آپ کے ساتھ چولیا مسجد تک آئے پھر ہر شخص آپ سے اپنے گھر قیام کی خواہش کرنے لگا حضرت قطب ربانی فرماتے ہیں کہ میں سوچنے لگا دن میں یہ کیفیت تھی کہ ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی سرکار مدینہ ﷺ نے ایسا کرم فرمایا کہ اب ٹھہرنے کا کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا مریدین میں سے ہر شخص اپنے گھر لے جانے پر اصرار کررہا تھا چولیا مسجد کے امام صاحب کو جب جلسے کی کامیابی اور آپ کے متعلق تمام معلومات ہوئیں تو وہ بھی آپ کے معتقد ہوگئے انھوں نے مسجد کے حجروں میں سے ایک حجرہ آپ کے لئے کھول دیا آپ نے مریدین سے فرمایا کیونکہ ہم سب سے پہلے اسی مسجد میں آئے تھے اس لئے ہمارا قیام مسجد کے اسی حجروں میں ہوگا بس پھر سلسلہ شروع ہوگیا روزانہ صبح سے شام تک لوگوں کا ہجوم رہتا آپ لوگوں کے مسائل سنتے ان کی مشکلات وغیرہ کے لئے تعویز دیتے انھیں وظائف پڑھنے کے لئے بتائے اور دعا کے ذریعے ان کے مسئلے حل فرماتے تھے جو لوگ بیعت ہونے کی خواہش کرتے آپ انھیں بیعت فرماکر ان کی روحانی تربیت فرماتے تھے اس طرح آپ کی شہرت دور دور پھیل گئی کلکتہ کے گردونواح اور دور دراز علاقوں سے بھی لوگ آکر آپ سے فیضیاب ہونے لگے۔اس طرح آپ کے مریدین کا حلقہ کافی وسیع ہوگیا آپ ہر سال کلکتہ تشریف لے جاتے اور تین مہینے قیام فرماتے قیام کے دوران مختلف گاؤں دیہاتوں اور علاقوں میں تبلیغ کے لئے جاتے راقم کے والدگرامی اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ فرماتے تھے کہ حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے دس سال کلکتہ میں چولیا مسجد کے حجرے میں قیام فرمایا لیکن جب مریدین ومعتقدین کی کثرت ہوئی اور وہ حجرہ ناکافی ہوگیا تو مریدین نے ذکریا اسٹریٹ پر اسلامیہ بلڈنگ کرایہ پر لے لی وہ پورے سال اس کا کرایہ ادا کرتے تھے اور جب حضرت قطب ربانی کلکتہ تشریف لے جاتے تو اسی بلڈنگ میں قیام فرماتے تھے بلڈنگ کا ایک فلور آپ کے لئے تھا جسمیں آپ کے لئے ایک حجرہ تھا جہاں آپ عبادت وریاضت میں مشغول رہتے اس کے علاوہ ایک بڑا ہال تھا جسمیں آپ مریدین ومعتقدین سے ملاقات کرتے یہیں ذکروفکر کی محافل منعقد ہوتیں اور آپ وعظ تبلیغ فرماتے جبکہ بقیہ فلور مریدین کے ٹھہرنے کے لئے تھے جو مرید دور دراز علاقوں سے آپ کی زیارت اور ملاقات کے لئے آتے تھے وہ دو یا تین دن اسی بلڈنگ میں قیام کرتے تھے۔

حضرت قطب ربانی اور مدارس قیام:

قطب ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ عالم باعمل اور صوفی باصفا تھے آپ نہ صرف یہ کہ خود عامل شریعت وسنت تھے بلکہ مریدین ومعتقدین کو سختی سے شریعت پر عمل کرنے کی تلقین فرماتے تھے آپ علم دین کے حصول پر بہت زور دیتے تھے اور فرماتے تھے پہلے دین کا علم حاصل کرو پھر دنیاوی علوم کی طرف توجہ دینا کیونکہ دین دنیا پر مقدم ہے آپ کو شروع ہی سے درس و

تدریس سے بہت شغف تھا زمانہ طالب علمی میں بھی اپنے ہم جماعت لڑکوں کو پڑھاتے تھے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں آپ مدرسہ حسین بخش سے فارغ التحصیل ہوئے تو آپ نے دو سال تک اسی مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دیئے لیکن جب حضرت امیر علی شاہ کمبل پوش صاحب علیہ الرحمتہ کے ہمراہ چلہ کشی کے لئے آپ نے کشمیر کا رخ کیا تو تدریسی سلسلہ کو موقوف کرنا پڑا واپس آنے کے بعد آپ نے مریدین کے لئے درس کا سلسلہ شروع کیا آپ کئی کئی گھنٹے مسلسل درس دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ دین کا اتنا علم حاصل کرنا تو ہر شخص پر واجب ہے جس کے ذریعے وہ اپنے اعمال وافعال صحیح طور پر ادا کر سکے آپ کو کیونکہ درس وتدریس سے دلچسپی تھی اس لئے آپ نے مریدین میں ان لوگوں کو حکم دیا جو عالم دین ہیں وہ مدارس قائم کریں اور تدریس کا سلسلہ شروع کریں اور اگر وہ مدرسہ قائم کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو کسی بھی سنی مدرسہ یا دارالعلوم سے وابستہ ہو کر یہ دینی خدمت انجام دیں چنانچہ آپ کے حکم سے مریدین نے بہت سے مدارس قائم کئے آپ نے مدارس کے قیام میں بڑا اہم کردار ادا کیا جب آپ تبلیغی دورے کے دوران (ضلع گیا) پہنچے تو وہاں مسلمانوں کی حالت ابتر تھی مساجد مدارس کا نام ونشان تک نہ تھا مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے مذہب سے کوئی تعلق یا مذہب کے متعلق کسی قسم کی معلومات انہیں نہ تھی وہ بس یہ جانتے تھے کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے لہٰذا ہم بھی مسلمان ہیں ان کے ہاں شادی بیاہ کے تمام رسم ورواج ہندوانا تھے اور وہ کافی حد تک ہندو معاشرے کو قبول کر چکے تھے جب آپ نے یہ کیفیت دیکھی تو آپ کو بہت رنج ہوا آپ نے مریدین میں چند پڑھے لکھے سمجھ دار لوگوں کو منتخب کیا اور انہیں باقاعدہ روزانہ درس دینا شروع کیا آپ اپنے درس میں نماز، روزہ، غسل اور وضو وغیرہ کے ابتدائی مسائل سمجھاتے تھے اور جب وہ افراد پوری طرح ان مسائل سے آگاہ ہو گئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اب تم میں ہر شخص کم سے کم اس علاقے کے پانچ افراد کو یہ تمام مسائل سکھائے بلکہ یاد کرائے آپ کے حکم سے یہ سلسلہ شروع ہو گیا اور چند مہینوں میں ہی (ضلع گیا) کے رہنے والے تمام مسلمان ان مسائل سے واقف ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کہ اب یہاں ایک مدرسہ اور ایک مسجد ہونی چاہئے چنانچہ آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا وہاں قیام کے دوران آپ پانچوں وقت امامت فرماتے تھے مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد پہلے اسی میں ہی دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا گیا اور بعد میں مسجد ہی سے متصل ایک مدرسہ بنام مدرسہ اشرفیہ قائم کیا گیا۔

مدرسہ اشرفیہ ضلع گیا:

ضلع گیا میں یہ پہلا مدرسہ تھا جو حضرت قطب ربانی قدس سرہ کی کوششوں سے قائم ہوا ابتداء میں یہاں حفظ وناظرہ کی تعلیم شروع کی گئی اور بعد میں درس نظامیہ کی تعلیم کا آغاز بھی کر دیا گیا مدرسہ میں جتنے لوگ مدرسین تھے وہ سب حضرت قبلہ کے ہی مرید تھے اور ان میں بھی اکثر بلا معاوضہ خدمت انجام دے رہے تھے جب مدرسہ کے لئے کتب کی ضرورت پڑی تو آپ دہلی سے کتابیں لے کر گئے اور طلباء میں تقسیم فرمائیں آپ جب تک ضلع گیا میں قیام فرما رہتے تو ہر دوسرے یا تیسرے روز مدرسہ تشریف لے جاتے اور تعلیمی حالت کا

جائزہ لیتے اور اکثر طلباء کا امتحان لیتے تھے اور جب واپس دہلی تشریف لے جاتے تو خط و کتابت کے ذریعے معلومات رکھتے تھے۔

درسگاہ اشرفیہ ریاست دھولپور:

ریاست دھولپور میں بھی مسلمانوں کی حالت زیادہ ابتر نہیں تھی یہاں کا متعصب راجہ جو ہندو کا پیروکار تھا مسلمانوں سے سخت نفرت کرتا تھا ان پر بلا وجہ مظالم ڈھاتا تھا لیکن جب اس کے بیٹے کا پیشاب بند ہوا اور ڈاکٹر، حکیموں وغیرہ کی دوائیں بے سود ہوئیں تو آپ کی برکت سے اور صرف انگوٹھا اس کے پیٹ پر رکھنے سے پیشاب جاری ہوا تو وہ بہت متاثر ہوا اور جب اس نے بہت سی زرعی زمین آپ کے نام کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا جس زمین کی قیمت چند قطرے پیشاب ہو وہ فقیر لے کر کیا کرے گا پھر فرمایا میرا صلہ یہ ہے تمہاری ریاست میں کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے چنانچہ راجہ نے آپ سے وعدہ کر لیا اور پھر اس پر قائم رہا اس کے بعد اس نے کسی مسلمان کو تنگ نہیں کیا (یہ پورا واقعہ سوانح قطب ربانی میں موجود ہے) جب آپ نے دیکھا کہ اب یہاں مسلمان پوری آزادی سے مذہبی رسومات ادا کر سکتے ہیں تو مریدین و معتقدین کو جمع کر کے ایک مدرسہ کے قیام کا اعلان فرمایا اور اس کا نام درسگاہ اشرفیہ تجویز کیا اور یہاں قرآن کی تعلیم شروع کرا دی بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے یہاں تعلیم بالغاں کا سلسلہ بھی شروع کیا جو بہت کامیاب رہا۔

مدرسہ طاہریہ اشرفیہ لالٹین گنج:

جب آپ تبلیغی دورے کے دوران لالٹین گنج تشریف لے گئے تو دیگر علاقوں کی طرح یہاں بھی دینی تعلیم کا کوئی معقول انتظام نہ تھا جو لوگ خود قرآن کریم پڑھے ہوئے تھے وہ اپنے طور پر اپنے گھروں میں بچوں کو پڑھاتے تھے لیکن پوری آبادی کے لئے ایسا کوئی مدرسہ نہ تھا جس میں سے سب کے بچے پڑھ سکیں جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا اب یہاں ایک دینی مدرسہ کا قیام ناگزیر ہو چکا ہے لہٰذا بہت جلد یہاں ایک مدرسہ قائم ہونا چاہیئے آپ کے حکم سے مریدین نے کوششیں شروع کر دیں ابتداء میں ایک مرید کے مکان میں یہ سلسلہ شروع کیا گیا اور جب طلباء کی کثرت ہوئی تو اس علاقے میں ایک بڑی جگہ پر اسے منتقل کر دیا گیا مریدین نے اس کا نام (مدرسہ طاہریہ اشرفیہ) رکھا آپ ہر سال اس علاقے میں تشریف لاتے تو مدرسہ کے متعلق بطور خاص معلومات کرتے اور فارغ التحصیل طلباء کی دستار بندی بھی فرماتے تھے۔ یہ وہ مدارس ہیں جن کے بارے میں بعد میں معلوم نہ ہو سکا کہ قائم ہیں یا نہیں البتہ اتنا ضرور معلوم ہے کہ حضرت والا جہاں بھی تشریف لے گئے وہاں کوئی نہ کوئی مدرسہ چھوٹا یا بڑا ضرور قائم کیا اور پھر اس کی نگرانی بھی فرمائی جن شہروں میں آپ نے مدارس قائم کیے ان میں موضع دیگونہ، ضلع پرسیا، ضلع گیا، لالٹین گنج کلکتہ، بمبئی، بہار، پونا اور گوالیار وغیرہ شامل ہیں قیام پاکستان کے بعد جب آپ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا اور تقسیم ہند کی وجہ سے ان مدارس کو شدید نقصان اٹھانا پڑا کیونکہ بہت سی مسلمان آبادیاں صفحہ ہستی سے مٹا دی گئی۔

مخزن العلوم جامعہ عربیہ:

قیام پاکستان کے بعد جب حضرت قطب ربانی قدس سرہ کراچی تشریف لائے تو یہاں اہلسنت کا کوئی قابل ذکر مدرسہ یا دار العلوم

WWW.NAFSEISLAM.COM

نہیں تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ جو علماء مشائخ ہجرت کر کے یہاں آئے تھے وہ مالی طور پر اتنے مستحکم نہیں تھے کہ مدرسہ قائم کر سکیں جب آپ نے یہ صورت حال دیکھی تو تاج العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی اشرفی علیہ الرحمتہ سے اس سلسلے میں بات کی اور انہیں مستقل قیام پر آمادہ کیا حضرت تاج العلماء کو کراچی میں مستقل قیام پر آمادہ کرنے میں مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی اشرفی علیہ الرحمتہ اور حضرت قطب ربانی کا نام سرفہرست ہے آپ نے نہ صرف یہ تاج العلماء کو مدرسہ قائم کرنے کا مشورہ دیا بلکہ مالی تعاون کا بھی یقین دلایا چنانچہ آپ کے اصرار پر آرام باغ میں ایک مدرسہ بنام (مخزن العلوم جامعہ عربیہ) قائم کیا گیا اور حضرت قطب ربانی قدس سرہ نے ہی اس کا افتتاح فرمایا اس افتتاح کے موقع پر جن علماء مشائخ نے دستخط فرمائے اس ریکارڈ میں حضرت قطب ربانی کے دستخط موجود ہیں اور اس کے گواہ حضرت تاج العلماء کے صاحبزادگان مولانا جناب حافظ اظہر نعیمی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی اطہر نعیمی مدظلہ، جناب طیب نعیمی اور انکے علاوہ ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی مدظلہ العالی ہیں غالبًا یہ اہلسنت کا پہلا مدرسہ تھا جو قیام پاکستان کے بعد کراچی میں قائم ہوا۔ حضرت خود ذاتی طور پر اس کی نگرانی فرماتے تھے اور مریدین سے مالی تعاون بھی کراتے تھے حضرت قطب ربانی کے مرید جناب عبدالمجید اشرفی نے اس سلسلے میں بہت زیادہ مالی تعاون کیا۔

قرآن مقدس کی خصوصیات

☆ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ''قرآن پاک'' ہے۔

☆ ''قرآن'' کے لفظی معنی ہیں تلاوت کیا گیا''

☆ پورا قرآن پاک ۲۳ سال ۵ ماہ اور ۱۴ دن میں نازل ہوا۔ قرآن پاک تمام آسمانی کتابوں میں آخری اور افضل ترین کتاب ہے۔

☆ قرآن پاک میں ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو چوراسی نقطے پانچ سو چالیس رکوع، چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات۔

☆ ایک سو چودہ سورتیں، سات منزلیں، ۱۴ آیات سجدہ اور تیس سپارے ہیں۔

☆ قرآن پاک میں ۲۶ نبیوں کا ذکر آیا ہے۔

☆ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورۃ ''البقرۃ'' اور سب سے چھوٹی سورۃ ''الکوثر'' ہے۔

☆ حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ پیغمبر ہیں جن کا ذکر سب سے زیادہ قرآن پاک میں آیا ہے۔

☆ قرآن پاک میں سات سو جگہ نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔

☆ قرآن پاک میں چھ نبیوں کے نام پر سورتیں ہیں۔

☆ ''قرآن کا دل'' سورۃ یٰسین کو اور ''عروس القرآن'' سورۃ الرحمٰن کو کہا جاتا ہے۔

قطب ربانی ابو مخدوم
شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

از: شاہین ملک اشرفی

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی
دو نیم ان کو ٹھوکر سے صحراء دریا
سمٹ کر پہاڑ حق کی ہیبت سے رائی

تاریخ اسلام ایسی نفوس قدسیہ سے بھری پڑی ہے جن کی زندگیاں تقویٰ اور توکل کی شان سے آبیار رہیں۔ جو اپنے اپنے زمانے میں لاکھوں بندگانِ خدا کے لئے سرچشمہ فیض ہے۔ یہ نورانی قافلے جہاں جہاں سے گذرتے گئے بنجر دلوں اور بنجر زمینوں کو ایمان و عرفان کی بارش سے سیراب کرتے گئے۔ جن کی ایک نگاہِ کیمیا نے کتنے ہی گمشدگان خدا کو راہ راست پر لا کھڑا کیا۔ جن کی حیات کے اوراق آقائے دوجہاں کی سیرت مبارکہ کی عملی تفسیر نظر آتے ہیں۔ جن کے کردار اور کارنامے تاریخ کے صفحات پر ہیروں کی طرح جگمگاتے ہیں اللہ کی شان ہے کہ اس نے مٹی کے چراغوں میں نور کی شمعیں جلا رکھی ہیں۔ جب شمع جلتی ہے تو مٹی کے چراغ بھی اسکی روشنی سے جگمگا اٹھتے ہیں ان ہی چراغوں میں سے ایک چراغ حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کے نام سے تاقیامت روشن رہے گا۔

آپ بہت ہی مبارک تاریخ کو اس دنیائے آب وگل میں تشریف لائے یعنی آپ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۹ء دہلی میں تولد ہوئے۔

آپ کا پس منظر نہایت ہی نکھرا ہوا ہے آپ سادات گھرانے کے نورالعین حضرت سیدنا نورالعین قدس سرہ کے نور نظر اور سید حسین اشرف جیلانی قدس سرہ کے چشم و چراغ ہیں آپکا سلسلہ نسب ۲۷ ویں پشت میں محبوب سبحانی غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ اور ۴۰ ویں پشت میں سرور کائنات ﷺ سے جاملتا ہے اس لحاظ سے آپ حسنی اور حسینی سید تھے۔

> ۱۳۳۲ھ میں آپ نے اعلی حضرت عظیم البرکت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہ المعروف اشرفی میاں کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اولیائے زمانہ آپ کو ہم شبیہ غوث الاعظم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت اشرفی میاں نے آپ کو سلسلہ اشرفیہ اور دیگر سلاسل کی اجازت خلافت عطا فرمائی۔

صوفیاء وفقراء کا بچپن تمام بچوں سے مختلف ہوتا ہے آپ کی عمر مبارک ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن ہوئی تو تسمیہ خوانی کی گئی۔ اور جب ۶

سال کے ہوئے تو قرآن مکمل کر کے قرأت سیکھنی شروع کر دی آپ اتنی خوش الحانی سے قرأت کرتے کہ سامعین پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ ولایت کا نور آپ کی پیشانی مبارک پر چمک رہا تھا ایک اور روز ایک درویش آپ کے والد محترم کے پاس تشریف لائے اور آپ سے سورہ یوسف سننے کی خواہش ظاہر کی۔ دوران تلاوت وہ بزرگ کبھی مسکراتے اور کبھی روتے تھے۔ اختتام تلاوت پر انھوں نے آپک کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ آپ کے والد گرامی نے رونے اور مسکرانے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا مسکراتا اس لیے ہوں کہ آپ کا یہ نور العین افق ولایت پر آفتاب بن کر چمکے گا۔ اور لاکھوں انسان اس سے فیض پائیں گے ۔ اور روتا اس لیے ہوں کہ آپ اس کی بہار نہ دیکھ سکیں گے۔

اس واقعے کے بعد آپ کے والد نے آپ کی روحانی تربیت شروع کردی اور تزکیہ نفس کے ابتدائی مدارج طے کروانے کے علاوہ بہت سے اسرار ورموز سے آگاہ فرمادیا۔

ابھی آپکی عمر مبارک ۱۱ سال ہی تھی کہ آپ شفیق والد کے سائے سے محروم ہو گئے۔ اس کے بعد بہت سی سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ والد کے انتقال کے بعد جامعہ فتحپوری سے ملحقہ مدرسہ میں جید عالم دین اور اپنے دور کے مایہ ناز شیخ الحدیث حضرت مفتی حبیب احمد علوی قدس سرہ سے دینی علوم کی تکمیل کی اور انھوں نے آپ کو دامادی کا شرف بھی بخشا۔ آپ کی عبادت و ریاضت جاری تھیں کہ آپ کی ملاقات سلسلہ قادریہ اویسیہ کے ایک بزرگ حضرت سید احمد حسین الملقب امیر علی شاہ کمبل پوش سے ہوئی انھوں نے تکمیل مقامات میں آپ کی رہنمائی فرمائی اور آپ کو اپنی نگرانی میں کشمیر کے دشوار گزار پہاڑیوں میں کئی سال چلہ کشی کروائی۔ اور مرشد کامل کی بشارت دی۔

۱۳۳۲ھ میں آپ نے اعلی حضرت عظیم البرکت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہ المعروف اشرفی میاں کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اولیائے زمانہ آپ کو ہم شبیہ غوث الاعظم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ حضرت اشرفی میاں نے آپ کو سلسلہ اشرفیہ اور دیگر سلاسل کی اجازت خلافت عطا فرمائی اس کے علاوہ دیگر مشائخ طریقت سے آپ کو ۱۳ سلاسل کی خلافتیں عطا ہوئیں

> لخت جگر زندگی کی طرف لوٹا تو راجہ فرط عقیدت سے بزرگ کے پیروں میں گر پڑا۔ بیش قیمت زمین کے کاغذات نذر کرنا چاہے تو آپ نے فرمایا اگر تم ہمیں خوش کرنا چاہتے ہو اتنا وعدہ کرو کہ تمہاری ریاست میں کسی مسلمان کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی او روہ اپنی مذہبی رسومات آزادانہ ادا کرسکیں گے۔

خلافت و اجازت حاصل ہونے کے بعد آپ خلق خدا کی روحانی تربیت اور رہنمائی فرمانے لگے۔

آپ کی اسلامی تبلیغ میں ہزاروں غیر مسلم اسلام کے دائرے میں داخل ہوئے۔ آپ نے ۵۴ سال سیاحت فرمائی آپ نے ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والوں کو اپنے وعظ و تبلیغ سے فیضیاب کیا۔ اللہ تعالی نے آپ کو حق و صداقت کا پیکر بنایا تھا۔ علماء مشائخ میں آپ کو ایک ممتاز مقام حاصل تھا ۔آپ کے آستانے پر ہر وقت علماء مشائخ کا ایک ہجوم رہتا تھا اور ان میں آپ کی شخصیت تاروں کے جھرمٹ میں ثریا کے وجود کی

WWW.NAFSEISLAM.COM

طرح نظر آتی تھی۔ اللہ تعالی نے آپ کو ایسی وجاہت اور نورانیت عطا فرمائی تھی کہ آپ جس محفل میں جاتے شرکائے محفل کی نگاہیں آپ کی پروقار شخصیت کو دیکھ کر عقیدت ومحبت سے روشن ہوجاتیں ۔آپ نے بارہا مناظرے میں شرکت کی اور مخالفین کو دندان شکن جواب دے کر شکست سے دوچار کیا۔آپ ایسے ایسے دلائل دیتے تھے کہ مخالفین مبہوت رہ جاتے۔

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

آپ ایک صاحب کرامت بزرگ تھے یہ آپ کی کرامت تھی کہ ریاست دھولپور کا مسلم آزار، ظالم وجابر راجہ کا تنہا وارث کسی بیماری میں مبتلا ہوکر موت سے قریب تر ہوتا جارہا تھا۔ پنڈت، جوگی، حکیم، ڈاکٹر اپنے اپنے طور پر کوششیں کرکے عاجز آچکے تھے جب راجہ کے منشی نے ریاست میں کسی نورانی بزرگ کی موجودگی کا ذکر کیا تو مجبورناچار ہوکر بزرگ کے محل میں آنے کی دعوت دی گئی۔ پھر نہ صرف کہ راجہ کا بیٹا آپ کے علاج سے شفایاب ہوا بلکہ راجہ کا محل اور قرب وجوار کا علاقہ اللہ اکبر کی صداؤں سے گونجنے لگا اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ محل میں نماز عصر ادا کی جارہی ہے۔ لخت جگر زندگی کی طرف لوٹا تو راجہ فرط عقیدت سے بزرگ کے پیروں میں گرپڑا۔ بیش قیمت زمین کے کاغذات نذر کرنا چاہے تو آپ نے فرمایا اگر تم ہمیں خوش کرنا چاہتے ہو تو وعدہ کرو کہ تمہاری ریاست میں کسی مسلمان کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی اور وہ اپنی مذہبی رسومات آزادانہ ادا کرسکیں گے۔ تاریخ داں رقم طراز ہیں کہ تقسیم کے وقت بھی ریاست میں مسلمان امن وامان سے تھے اور وہ بزرگ سید محمد طاہر اشرف جیلانی قدس سرہ تھے کہ جن کی کرامت دیکھ کر آبادی کی اکثریت اسلام لے آئی۔

آپ عشق رسول ﷺ سے سرشار رہتے۔ آپ کی زندگی آقائے دوجہاں ﷺ کی سیرت مبارکہ کی عملی تفسیر نظر آتی ہے ایسا ہی ایک واقعہ جب قطب ربانی کے پیر بھائی نے آپ کو کلکتہ چلنے کے لیے کہا جہاں ان کے مریدین آپ سے متاثر ہوکر آپ کی طرف التفات کرنے لگے۔ جس پر آپ کے پیر بھائی نے خفا ہوکر آپ کو وہاں سے چلے جانے کے لیے کہا۔ آپ بہت مغموم ہوئے اور وہاں سے نکل کر قریبی مسجد میں قیام کیا۔ دل شکستہ تھے سجدے میں سر رکھا اور آقائے دوجہاں ﷺ سے مدد کی درخواست کی۔ سوئے اتفاق چند لوگ امام مسجد کے پاس آئے اور کہا ہم نے جلسے کا اہتمام کیا ہے جن حضرت کو وعظ کہنا تھا وہ نہیں آسکیں گے لہٰذا آپ چلیں اور جلسے سے خطاب فرمائیں۔ امام مسجد نے معذرت کرتے ہوئے قطب ربانی کے بارے میں بتایا کہ ایک درویش مسافر مسجد میں موجود ہیں آپ ان سے درخواست کریں۔ قطب ربانی آمادہ ہوگئے۔ وقت مقررہ پر

1947ء میں آپ نے پاکستان ہجرت کی پہلے لاہور اور پھر کراچی تشریف لائے صرف کتابیں جو آپکا علمی ذخیرہ تھیں۔ خاندانی تبرکات اور چند کپڑوں کے علاوہ کچھ ساتھ نہ لیا۔ کراچی میں کینٹ اسٹیشن ملٹری اسپتال کی بیرکوں میں قیام پذیر ہوئے اور کچھ عرصے بعد آپ نے فردوس کالونی میں مسکن سادات اشرفیہ کی بنیاد ڈالی اور وہاں منتقل ہوگئے۔

جب آپ جلسہ گاہ پہنچے اور حمد وثناء کے بعد حضور اکرم ﷺ کا سراپا مبارک بیان کرنا شروع کیا۔ اگرچہ آپ بھوکے ہیں مغموم ہیں اچانک کیا دیکھتے ہیں حضور سرور کائنات ﷺ سامنے ہیں اور مسکرا رہے ہیں آپ آقا کو دیکھتے جاتے ہیں اور جمال رسول ﷺ بیان کرتے جاتے ہیں یہ ایسی سچی اور پرنور محفل تھی کہ لوگ جھوم اٹھے حضرت قطب ربانی کے متعلق محدث اعظم ہند حضرت سید محمد اشرفی الجیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ”میلاد النبی ﷺ جس انداز اور خلوص ومحبت سے طاہر میاں کرتے تھے وہ ان ہی کا خاصہ ہے“ اور کیوں نہ ہو کہ یہ تو عشق کی انتہا ہے کہ آپ آقا ﷺ کی ولادت مبارکہ کا ذکر کرتے ہیں جمال رسول ﷺ بیان فرماتے ہیں اور آقا مسکراتے ہوئے سامنے آجاتے ہیں اللہ کی شان ہے کیسی کیسی عنایتیں ہیں۔

اس واقعہ سے مجھے اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کا وہ واقعہ یاد آگیا کہ جب اللہ تعالی نے آپ کو یکے بعد دیگرے کئی بیٹیوں جیسی رحمتوں سے نوازا۔ لیکن اولاد نرینہ نہ ہوئی حضرت اشرف المشائخ مدینے میں حاضر ہیں آقا کو سلام پیش کرتے ہیں حضرت اشرف المشائخ دعا مانگنے کے دوران سعت کے لیے اونگھ آئی کیا دیکھتے ہیں آقا مدینہ ﷺ موجود ہیں ان کی گود میں ایک بچہ سفید کپڑوں میں ملبوس ہے۔ آقا نے وہ بچہ اشرف المشائخ کی گود میں دیتے ہوئے فرمایا اس بچے کا نام میرے نام پر ”محمد“ رکھنا۔ اشرف المشائخ کی آنکھ کھل آئی آپ سرشار ہوگئے۔ آقا کی طرف سے اولاد نرینہ کی بشارت مل چکی تھی۔ وہ بشارت جو مجسم بن کر اب فردوس کالونی اشرف آباد میں سجادہ نشین ہیں۔ کیا گھرانہ ہے جس کی تکلیفیں آقا دو جہاں ﷺ کو بے چین کردیتی ہیں۔

آپ نے تحریک پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے مریدین ومعتقدین اور متوسلین کو پاکستان کی حمایت کرنے کا حکم دیا۔ جس سے مسلم لیگ کو بہت تقویت ملی پاکستان کا وجو ایک حیرت انگیز واقعہ تھا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پہلے سے موجود کسی ملک کو آزاد نہیں کروایا۔ بلکہ ایک نیا وجود تخلیق ہوکر اقوام عالم کے درمیان جلوہ گر ہوا۔ یہ مملکت جس کو تائید الٰہی حاصل تھی جس کے حق میں سرور کائنات ﷺ کی بشارتیں تاریخ میں مرقوم ہیں جس کے قیام کے لئے نہ صرف عام مسلمان بلکہ مقبولان حق بھی جان ومال کا نذرانہ پیش کررہے تھے تو پھر کوئی بھی طاقت اسے ظہور میں آنے سے کیسے روک سکتی تھی۔ جب قربانی پیش کرنے کا وقت آیا تو قطب ربانی قدس سرہ اس کام میں بھی پیچھے نہ رہے۔

1946ء کا زمانہ ہے۔ محرم الحرام کی 9 تاریخ ہے منگل کا دن ہے آپ کے ایک ہی حقیقی چھوٹے بھائی سید سلطان اشرف جیلانی جو کہ دہلی کے نامور وکیل ہیں روزے کی حالت میں ہیں اپنے دفتر میں جو کہ قطب روڈ پر واقع ہے عصر کی نماز ادا فرمارہے ہیں کہ

آپ نے ۱۷ جمادی الاول ۱۹۶۱ء بروز پیر عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف سفر کیا آپ کی نماز جنازہ غزالی دوراں رازی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ آپ کے مرقد انوار پر اللہ تعالی ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کا فیض تا قیامت جاری وساری رکھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہندوؤں اور سکھوں نے دفتر پر حملہ کردیا۔ایک ہندو نے تیز دھار خنجر پیٹ کے بائیں جانب گھونپ دیا جس سے آپ نے جام شہادت نوش کیا۔آپ نے بھائی کی لاش دیکھی تو شدت غم سے آنسو جاری ہوگئے۔لیکن صبر وضبط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

1947ء میں آپ نے پاکستان ہجرت کی پہلے لاہور اور پھر کراچی تشریف لائے صرف کتابیں جو آپکا علمی ذخیرہ تھیں۔ خاندانی تبرکات اور چند کپڑوں کے علاوہ کچھ ساتھ نہ لیا۔کراچی میں کینٹ اسٹیشن ملٹری اسپتال کی بیرکوں میں قیام پذیر ہوئے اور کچھ عرصے بعد آپ نے فردوس کالونی میں مسکن سادات اشرفیہ کی بنیاد ڈالی اور وہاں منتقل ہوگئے۔

ابھی کچھ ہی عرصہ گذرا تھا کہ آپ کی زوجہ محترمہ جو کہ نہایت متقی صابر اور دین دار خاتون تھیں اور آپ کے بڑے صاحبزادے سید مخدوم اشرف جیلانی یکے بعد دیگرے چندروزہ علالت کے بعد خالق حقیقی سے جاملے۔ پے در پے صدمات کی وجہ سے آپ مغموم رہنے لگے۔ 1956ء میں مریدین کے بے حد اصرار پر آپ کراچی سے بمبئی تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپ پر فالج کا ہلکا سا اثر ہوا اس کے بعد ایک اور حملہ ہوا۔جس کے بعد آپ نے فرمایا اب مجھ پر فالج کا جو تیسرا حملہ ہوگا وہ آخری ہوگا اس کے 6 مہینے کے بعد میں اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں گا۔علالت کے دوران آپ چہل قدمی کرتے ہوئے اس جگہ تک پہنچے جہاں آپ کا مزار مبارک ہے۔مختلف مقامات سے مٹی اٹھا کر سونگھی۔ آخر کار ایک مقام کی مٹی سونگھ کر فرمایا ہماری مٹی اس جگہ کی ہے یہیں ہمارا مدفن ہوگا۔

حضرت مولانا حافظ سید ارشاد حسین اشرفی نے بڑی خوبصورت بات لکھی ہے کہ پوری انسانی تاریخ کی سب سے اہم دریافت جو ہزار ہا سائنسدانوں کی برسوں پر محیط شب وروز کے بعد سامنے آئی وہ DNA ہے۔ یہ وہ حیاتیاتی بنیادی اکائی ہے جس کے بغیر کوئی جاندار اپنا تشخص باقی نہیں رکھ سکتا۔ یہ ہر جاندار اور انسان کی اپنی مخصوص پہچان اور انفرادیت کا باعث ہوتا ہے۔ یہ انتہائی طاقتور خوردبین سے بمشکل دیکھا جاسکتا ہے اور اس کی تفصیلات جاننے کے لئے انتہائی قیمتی آلات درکار ہوتے ہیں جب جا کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ DNA کسی مخصوص جاندار یا انسان سے متعلق ہے۔

دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا سائنسدان بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا ہے کہ وہ کسی جگہ کی مٹی سونگھ کر یہ بتا سکے کہ اسکا DNA یہاں کی مٹی کے اندر موجود DNA سے مطابقت رکھتا ہے لیکن یہ شرف سلسلہ اشرفیہ کے بزرگ قطب ربانی کو ہی حاصل ہے کہ انھوں نے اپنی روحانی طاقت کی بدولت بغیر کسی سائنسی مدد اور لیب ٹیسٹ کے اپنی شناخت کو سونگھ کر پہچان لیا۔

آپ نے ۱۷ جمادی الاول ۱۹۶۱ء بروز پیر عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف سفر کیا آپ کی نماز جنازہ غزالی دوراں رازی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔ آپ کے مرقد انوار پر اللہ تعالی ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کا فیض تا قیامت جاری وساری رکھے۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین ﷺ

راہِ طریقت

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

خود احتسابی کے عمل سے ہرگز نا حقیقت میں پل صراط پر سے گزرنے کے برابر ہے۔ ہم اہل تصوف سب سے پہلے خود احتسابی کی منزل سے گزرتے ہیں اور اپنی ذات کی نفی کرتے ہیں۔ انا جو غرور وتکبر کو جنم دیتی ہے ہم اسکو فنا کرتے ہیں۔ ذاتی انا کی خاطر انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ دنیا کے تمام تر جھگڑوں کے پیچھے انسان کی یہی انا کام کرتی نظر آتی ہے۔ خود احتسابی سے گریز نے حقیقت میں انسان کو انسانیت کے اعلیٰ منصب سے گرایا ہے اور اشرف المخلوقات کی صف سے نکالا ہے۔

خود احتسابی کے نتائج دو مرحلوں میں سامنے آتے ہیں پہلے مرحلے میں ہم اپنی غلطیوں کوتاہیوں اور خامیوں کو اپنی گرفت میں لاتے ہیں اور دوسرے مرحلے میں ہمیں اپنی حیثیت اپنی صلاحیتوں اور اپنے حقیقی مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ دونوں مرحلے طے کرنے کے بعد بھی ہم حقیقی ثمرات سے محروم رہ جاتے ہیں اگر کسی لائق استاد اور مرشد کامل کے سایہ عاطفت میں نہیں ہوتے۔ (جائے استاد خالی است) والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ دراصل بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بغیر کسی استاد کے بغیر کسی مرشد کامل کے کامیابی وکامرانی کی منزلیں طے کرسکتے ہیں یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو ساری عمر بھٹکتے رہتے ہیں۔ قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے ہیں اور مایوسی ونامیدی کی دلدل میں دھنستے چلے جاتے ہیں۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ بغیر استاد سے سیکھے اور بغیر کسی مکینک سے سمجھے آپ جب اپنی قیمتی واشنگ مشین، اپنے ٹیلی ویژن یا اپنے ریڈیو کو ہاتھ لگانے کی جرات نہیں کرتے تو پھر کسی پیر کامل اور مرشد گرامی کے بغیر تطہیر قلب وروح کے مرحلے کیسے طے کرسکتے ہیں۔ جو جس فن کا ماہر ہوتا ہے اس فن کے سلسلے میں اس سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اسی کا اعتبار کیا جاتا ہے اپنے قیمتی اشیاء کی درستگی کیلئے اسی کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں بلکہ اسی حد تک اس پر اعتماد کیا جاتا ہے ہم اور آپ انتہائی قیمتی شے سروس کیلئے اس کے سپرد کراتے ہیں۔

اسی طرح روحانی معاملات میں قلب وروح کی تطہیر کے لئے ہمیں پہلے مرشد کامل کو تلاش کرنا ہوگا۔ جب مرشد کامل کی تلاش میں کامیابی ہو جائے تو پھر پورے اعتماد کے ساتھ اپنے آپ کو اسی کے سپرد کر دینا ہی حقیقی کامیابی وکامرانی ہے۔

میں نے ابھی آپ کو یہ بتایا ہے کہ خود احتسابی کے نتائج دو مرحلوں میں سامنے آتے ہیں اسکا تجربہ بہ آسانی کیا جاسکتا ہے۔ جیسے ہی آپ اپنا احتساب شروع کریں گے آپ کو ایک ایک کرکے اپنی کمزوریاں، کوتاہیاں اور خامیاں نظر آنے لگیں گی اس کا فائدہ یہ

ہو گا کہ دوسروں کے عیب اور دوسروں کی برائیاں تلاش کرنے کے بجائے آپ اپنی اصلاح کی کوشش میں مصروف ہو جائیں گے اس موقع پر آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا یہ شعر یاد آ رہا ہے

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

دوسرا مرحلہ اس کے بعد شروع ہوتا ہے وہ خود شناسی کا عمل ہے اپنی حیثیت جاننے اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے کی منزل آتی ہے جب انسان اپنی حقیقت سے آشنا ہوتا ہے اور اپنی قوت وصلاحیت سے آگاہ ہوتا ہے تو پھر اس میں آفاقی روح بیدار ہوتی ہے

حدیث مبارکہ : من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اپنی ذات کو پہچاننے والا اپنے رب کو پہچاننے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اصل انسان کا اپنا وجود بذات خود اتنی بڑی حقیقت ہے کہ جس کو سمجھنے ہزار دو ہزار حقیقتوں سے آگاہ ہو جاتا ہے۔

اپنے خالق کی خلاقی اور اپنے رب کی عظمتوں سے واقف ہو جاتا ہے خود شناسی سے خدا شناسی کی اصل منزل تک پہنچنے کا سفر راہِ سلوک کا وہ سفر ہے جو عجیب و غریب مشاہدات بلکہ عجائبات سے پر ہوتا ہے اگر مرشد کامل سے رابطہ ہے تو آپ پر حقائق منکشف ہونے شروع ہو جائیں گے آپ کی عبادتوں میں لذت آپ کے مراقبوں میں سرور آپ کے مشاہدوں میں حضوری آپ کے تفکر وتدبر میں گہرائی آپ کی سوچ وسمجھ میں گیرائی پیدا ہونے لگے گی۔ بصارت وبصیرت کی یکجائی اور فہم وفراست کی فراوانی اور صورت وسیرت میں پاکیزگی پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور پھر آپ ایسی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے جہاں خود آپ کو رہبر وراہنما کا منصب سونپ دیا جائے گا۔ آپ خود مرشدِ کامل بن جائیں گے ۔ رہبری و راہنمائی حاصل کرنے کے لئے خلق خدا آپ کی طرح رجوع کرنے لگے گی۔ لیکن یہ سب کچھ ممکن اسی وقت ہو سکے گا جب خود آپ کو حقیقی رہبر وراہنما مل جائے گا۔ مرشدِ کامل کے بغیر منزل مراد کا پالینا ناممکن ہے۔

جو لوگ روحانی معاملات کو سمجھتے ہی نہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس شعبے میں دخل ہی نہ دیں۔ آرٹس کا طالب علم سائنس کا پرچہ دینے بیٹھ جائے تو اسے احمق پن ہی کہا جائے گا۔ کسی درزی کو کلینک کھولتے یا کسی ڈاکٹر کو ٹیلرنگ شاپ کھولتے دیکھا ہے آپ نے؟ جو جس فیلڈ کا ہوتا ہے وہ اسی فیلڈ میں قدم آگے بڑھاتا ہے۔

یہی دانشمندی کا تقاضہ ہے سب سے بڑی جہالت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے جہل سے ناواقف ہو۔ روحانی علوم سے واقفیت کوئی مشکل کام نہیں البتہ ان لوگوں کے لئے یہ بے حد مشکل ہے جو شکوک وشبہات اور غیر یقینی کیفیت میں مبتلا رہتے ہیں۔ اپنے جہل کا اعتراف نہیں کرتے ۔ اور اعتبار و اعتماد کرنے میں جھجکتے ہیں ایسے لوگوں میں یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ وہ خود احتسابی کے عمل سے گزر سکیں۔ یہ ہمت نہیں ہوتی کہ اپنی کمزوریوں اور اپنی خامیوں کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں۔ ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑنا پڑتا ہے ان سے روحانی معاملات پر بحث ومباحثہ تو دور کی بات ہے۔ افہام وتفہیم بھی وقت کا ضیاع ہے۔

واقعات وحقائق فی حیات اشرف المشائخ قدس سرہ

ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

سیدی وسندی ومرشدی والدی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے سترہ ۱۷ حج کیے آپ ہر سال پابندی کے ساتھ حرمین طیبین تشریف لے جاتے اور حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوتے رہے لیکن علالت کے باعث یہ سلسلہ موقوف کرنا پڑا پھر آپ نے عمرے کا سلسلہ شروع کیا اور آپ رمضان المبارک میں عمرے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ان اسفار میں بہت سے اہم واقعات پیش آئے اور آپ کو روحانی فیوض وبرکات حاصل ہوئے ہم پہلے حضرت اشرف المشائخ کے حج کے واقعات بیان کریں گے۔

میرے والد گرامی سیدی وسندی مرشدی اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کو میرے جداعلیٰ قطب ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ نے اپنی حیات مبارکہ میں راہ سلوک طے کرائی اور تصوف کے اسرار ورموز سے آگاہ فرمایا۔والد گرامی فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے عرض کیا کہ میں اپنے سلسلے کے تمام بزرگوں کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو حضرت قطب ربانی نے فرمایا پہلے ان کے مزارات کی زیارت کرلو پھر ان کی بھی زیارت کرادیں گے چنانچہ ہر روز رات کو خواب میں کسی نہ کسی بزرگ کے مزار کی زیارت ہوتی تھی اور دوسرے دن صبح ناشتے کے دوران والد صاحب فرماتے تھے کہ کل رات تم نے جس مزار کی زیارت کی تھی وہ فلاں بزرگ کا مزار ہے اس کے بعد پھر بزرگان دین کی زیارت کا سلسلہ شروع ہوا اس میں بھی یہی معمول رہا کہ رات کو میں جس بزرگ کی زیارت کرتا تھا دوسرے روز صبح والد محترم ان کا تعارف کراتے تھے کہ کل تم نے جن کی زیارت کی تھی وہ فلاں بزرگ تھے۔اس طرح الحمدللہ اپنے سلسلے کے تمام بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

ایک رات میں نے ایک بزرگ کی زیارت کی چمکتا ہوا نورانی چہرہ سفید لباس اور سر پر سفید ہی عمامہ اور لمبی سفید گھنی ڈاڑھی دوسرے روز صبح والد صاحب نے تعارف کراتے ہوئے فرمایا بیٹا کل تم نے جن بزرگ کی زیارت کی ہے ان کا نام عبداللہ ہے یہ ملک شام کے رہنے والے تھے اور وہیں ان کا مزار ہے یہ واقعہ ۱۹۵۷ء میں پیش آیا۔

۱۹۶۲ء میں میں جب حج کے لئے گیا اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو وہاں فقیر کا یہ معمول تھا کہ مسجد نبوی کے صحن میں اس جانب بیٹھ کر پڑھتا تھا جہاں سے گنبد اور مینار نظر آتے تھے۔سرکار کے سبز گنبد کو دیکھ کر پڑھنے میں کچھ اور ہی کیف وسرور حاصل ہوتا تھا نماز فجر کے بعد حسب معمول اسی مقام پر بیٹھ کر پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک بہت ہی نورانی صورت بزرگ کو مسجد میں ٹہلتے ہوئے

دیکھا گرے کلر کا جبہ پہنے ہوئے لمبا قد سر پر سفید عمامہ ہاتھ میں پیلے رنگ کی تسبیح تھی وہ ایک مقام تک آتے اور پھر واپس لوٹ جاتے۔ایک اور حیران کن بات یہ تھی کہ عام لوگوں سے ایک فٹ بلند تھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ان کے لئے ایک الگ سطح زمین ہے جس پر وہ چل رہے ہیں۔ان کو دیکھ کر محسوس ہوا کہ پہلے ان کو کہیں دیکھا ہے،بہت غور کیا لیکن یاد نہیں آیا ان کی شخصیت میں کشش ایسی تھی کہ بے اختیار ان سے ملنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور اسی مقام پر ان کا انتظار کرنے لگا جہاں تک وہ آ کر لوٹ جاتے تھے جب وہ قریب آئے تو میں نے ان سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا انہوں نے بھی ہاتھ بڑھایا لیکن جب میں نے ہاتھ ملایا تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میرے اپنے ہی دونوں ہاتھ ملے ہوئے ہیں یعنی میرے ہاتھوں کے درمیان ان کا ہاتھ روئی کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔میں ابھی ان کے چہرے پر نظر ڈالے یہی سوچ رہا تھا کہ ان کو کہیں دیکھا ہے۔فوراً گویا ہوئے اور مسکرا کر فرمایا ''ہمارا نام عبداللہ ہے'' ہم ملک شام کے رہنے والے ہیں اور وہیں ہمارا مزار ہے۔ہم نے ۱۹۵۷ء میں خواب میں آپ کو زیارت کرائی تھی اور دوسرے روز آپ کے والد صاحب نے ہمارا تعارف کرایا تھا یہ کہہ کر وہ مڑے میں نے چند قدم انہیں جاتے ہوئے دیکھا اور پھر غائب ہو گئے۔

اس واقعہ سے پتہ چلا کہ بزرگان دین وصال کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں جہاں چاہے جا سکتے ہیں اور جس کو چاہیں اپنی زیارت سے مشرف کرا سکتے ہیں اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ بزرگان دین روحانی طور پر سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں لیکن انہیں وہی دیکھ سکتا ہے جسے وہ دکھانا چاہیں اور جس کا دل آئینے کی طرح روشن و منور ہو ورنہ کتنے لوگ وہاں جاتے ہیں لیکن یہ زیارتیں ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتیں یہ حقیقت ہے۔

آنکھ والا تیری جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

آج بد بخت لوگ میرے آقا ﷺ کے علم میں کلام کرتے ہیں اور معاذ اللہ ان کے علم کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی ساری توانائیاں اس بات پر صرف کرتے ہیں کہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہیں تھا وہ معاذ اللہ کچھ نہیں جانتے تھے۔ والد محترم کی زبانی یہ واقعہ سن کر راقم سوچنے لگا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی ذات تو بہت بلند ہے جب آپ ﷺ کی امت کے اولیاء کا یہ حال ہے کہ اپنے وصال کے عرصہ دراز کے بعد اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ہم نے کب کہاں اور کس سن میں کس کو اپنی زیارت سے مشرف کیا تھا جب ان کے علم کا یہ حال ہے تو آقا ﷺ کے علم کی کیا کیفیت ہوگی جب ولی باخبر ہے تو نبی بے خبر کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمارا ایمان اور یقین کامل ہے کہ ہمارے آقا و مولی ﷺ ہم غلاموں کے احوال سے باخبر ہیں اور سب کی دستگیری بھی فرما رہے ہیں۔

اس واقعہ سے حضرت قطب ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ کی روحانی عظمت اور بزرگان دین سے تعلق کا پتہ چلتا ہے کہ ان کا بزرگان سلف سے کتنا گہرا تعلق تھا کہ انہوں نے اپنے فرزند اور جانشین حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو تمام بزرگان دین کی زیارت سے مشرف کروایا، نیز اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ بزرگان دین کی زیارت کے لئے قلب کا آئینے کی

طرح صاف ہونا ضروری ہے اور قلب تب صاف ہوتا ہے جب ریاضت ومجاہدہ کیا جائے جس طرح حضرت قطب ربانی نے حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کو سخت ریاضت ومجاہدہ کرا کے ان کے قلب کو اتنا روشن ومنور کردیا کہ پھر انہوں نے تمام بزرگوں کی زیارتیں کیں ''ذلک فضل اللہ یو تیہ من یشاء''۔

اب جو واقعہ پیش کررہا ہوں یہ میرے والدگرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے ساتھ اسی پہلے حج میں پیش آیا جس کا ایک واقعہ آپ پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ہم اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ جس نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ قلبی وروحانی تعلق قائم کرلیا وہی حقیقت میں کامیاب رہے اور جوان سے دور رہا۔ وہ برباد ہوگیا ہمارا تو ایمان ہے بلکہ یقین کامل ہے کہ جو آپ ﷺ سے گہرا تعلق وروحانی تعلق رکھتا ہے سرکار اس کی فریاد ضرور سنتے ہیں اور دستگیری بھی فرماتے ہیں بشرطیکہ وہ خلوص ومحبت اور یقین کامل کے ساتھ پکارے۔سرکار دوعالم ﷺ کے اپنے اُمتیوں کی دستگیری فرمانے کے متعلق ہزار ہا واقعات ہیں لیکن یہاں جو واقعہ تحریر کررہا ہوں وہ خود میرے والدگرامی کے ساتھ پیش آیا انہی کی زبانی ملاحظہ فرمایئے وہ فرماتے ہیں۔

۱۹۶۲ء میں جب راقم نے پہلا حج کیا اور حج وزیارت رسول ﷺ سے فارغ ہوکر جدہ ایئر پورٹ پہنچے تو پتہ چلا کہ سعودی حکومت نے حاجیوں کے سامان کی چیکنگ لوڈنگ اور کسٹم وغیرہ کا ٹھیکہ ایک غیر ملکی فرم کو دے دیا ہے اور اس فرم نے یہ پابندی لگائی ہے کہ کوئی بھی ۲۰ کلو سے زائد سامان نہیں لے جاسکتا اور اگر کسی کے پاس سامان زیادہ ہوگا تو اس سے ۳ ریال فی کلو کے حساب سے چارج کیا جائے گا۔اس وقت صورت حال یہ تھی کہ کرنسی سب کے پاس ختم ہوچکی تھی اور جن لوگوں کے پاس کچھ پیسے تھے وہ بھی اتنے نہیں تھے کہ سامان چھڑا سکیں عجیب افراتفری کا عالم تھا کہ ہر شخص ایک دوسرے سے پیسے مانگ رہا تھا کوئی کہہ رہا تھا اگر ہمیں یہاں اتنے ریال دے دیں تو پاکستان میں اس کے ڈبل دیں گے ہر شخص اپنا پورا سامان ساتھ لے جانا چاہتا تھا اور یہ بات ناممکن تھی میرے ساتھ صورت حال یہ تھی کہ یہ میرا پہلا حج تھا اس لئے میں نے ۲۰ کلو کھجور اور ۱۰-۱۰ کلو کے دو کین آب زم زم کے اس خیال سے لے لئے تھے کہ پہلا حج ہے جب پاکستان پہنچوں گا تو مریدین ومعتقدین اس کا مطالبہ کریں گے تو دل کھول کر سب میں تقسیم کروں گا۔لہٰذا میں نے حج کے اخراجات کے بعد جو پیسے بچے اس سے یہ چیزیں خرید لیں اور ان چیزوں کے خریدنے کے بعد میرے پاس صرف ۹ ریال بچے تھے۔لیکن جب یہاں پہنچ کر صورت حال دیکھی تو بڑی تشویش ہوئی لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ کوئی صورت نہیں بن رہی تو انہوں نے کھجور اور آبِ زم زم لاؤنج کے ایک کونے میں ڈالنا شروع کردیا آبِ زم زم کے کین ایک طرف رکھ دیئے اور کھجور کو تھیلیوں سے نکال کر اور بعض نے تھیلوں سمیت ہی ڈال دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا کہ جن چیزوں کو مدینہ شریف کا تبرک سمجھ کر عزت واحترام سے لائے تھے۔صرف اپنے سامان کی خاطر ایئر پورٹ پر بے ادبی کے ساتھ ڈال دیا میں نے یہ سوچا کہ ایسی بے ادبی ہرگز نہیں کروں گا اس کے بعد میں نے اپنا سامان جس میں صرف ایک بستر، کھجور کا ایک بڑا تھیلہ اور آبِ زم زم کے ۱۰-۱۰ کلو کے دو کین تھے ایک کونے میں رکھا اور خود ایئر پورٹ کی

بلڈنگ کے دو چکر لگائے کہ شاید کوئی جاننے والا مل جائے تو اس سے بات کی جائے لیکن ایسا کوئی شخص نہیں ملا ہماری فلائیٹ دوسرے دن صبح سات بجے کی تھی اور ہم مغرب کے بعد ہی ائیر پورٹ پہنچ گئے کیونکہ اتنی صبح سواری ملنا مشکل تھا میں نے دیکھا کہ لوگ اسی کشمکش میں مبتلا تھے جب کوئی آسرا نظر نہیں آیا تو پھر میں نے ائیر پورٹ کی دوسری منزل جہاں سناٹا تھا ایک کونے میں اپنا مصلیٰ بچھایا عشاء کی نماز سے تو فارغ ہو چکا تھا اس لئے نوافل شروع کردیئے ۱۰۰ نفل مکمل کرنے کے بعد سجدے میں سر رکھا اور گنبد خضریٰ کا تصور کیا تو بے اختیار میری زبان پر یہ شعر جاری ہوگیا۔

یا رسولَ اللّٰہ اُنظر حالنا

یا حبیب اللّٰہِ اِسمع قالنا

اِنّنی فی بحرھم مغرق

خُذیدی سھّل لنا اشکالنا

میں نے حضورﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا۔یارسول اللہﷺ میری تین گذارشات ہیں ان تینوں میں سے ایک ضرور قبول فرمالیجئے ایک تو یہ ہے کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو خود ہی مجھے اتنے پیسے دے دے کہ میں یہ کھجور اور آبِ زم زم وغیرہ اپنے ساتھ لے جاؤں اور مجھے کسی سے پیسے مانگنے نہ پڑیں دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر ایسا کوئی میرا جاننے والا مل جائے جس کو میں یہ آبِ زم زم اور کھجور دے دوں تا کہ مجھے یہاں ائیر پورٹ پر ان چیزوں کو پھینکنا نہ پڑے اور تیسری گذارش یہ ہے کہ یا پھر آپ ان چیزوں کا وزن کم کردیجئے تا کہ میں یہ تمام چیزیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں میں نے سرکار کی بارگاہ میں یہ تین گذارشات پیش کردیں اور مسلسل یہی شعر پڑھتا رہا پڑھتے پڑھتے رقت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے ذہن میں گنبد خضریٰ کا تصور اور زبان پر یہ شعر جاری تھا کافی دیر یہی کیفیت رہی پھر اچانک ایسا محسوس ہوا کہ کوئی کہہ رہا ہے اب سجدے سے سر اٹھا لو تمہاری گذارش قبول ہوگئی ہے بس پھر کیا تھا سرکار دو عالمﷺ کی جانب سے اشارہ ملتے ہی ساری ذہنی پریشانی دور ہوگئی اور قلبی سکون نصیب ہوا اور ایسا اطمینان حاصل ہوا جیسے کوئی پریشانی تھی ہی نہیں اس کے بعد میں نے تہجد کی نماز ادا کی اور جب نیچے آیا تو دیکھا کہ یہاں وہی کیفیت تھی لوگ اسی فکر میں پریشان کھڑے تھے اور جو لوگ کھجور اور آبِ زم زم کو اپنے سامان سے علیحدہ کر چکے تھے۔وہ قدرے پرسکون نظر آرہے تھے شاید اس لئے کہ اب ان کے سامان کا وزن کم ہو چکا تھا فجر کی نماز سے فارغ ہوتے ہی لوگ اپنے سامان کی طرف دوڑے میں نے لوڈر سے کہا کہ میرا سامان سب سے آگے رکھ دو اس نے سامان کاؤنٹر کے پاس رکھ دیا۔افسر آیا اس نے پاسپورٹ لے کر میرا نام پکارا میں آگے بڑھا اور لوڈر نے کانٹے پر میرا سامان رکھا تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سوئی صرف ۲۳ کلو یعنی ۳ کلو زیادہ بتا رہی تھی حالانکہ اس میں ۲۰ کلو کھجور اور ۱۰-۱۰ کلو کے دو کین آبِ زم زم کے تھے اس نے مجھ سے کہا حاجی سامان زائد میں نے کہا بیشک اس نے پھر میرا سامان ایک طرف رکھا اور دوسرے حاجیوں کا سامان تولنے لگا اور پانچ چھ آدمیوں کا سامان تولنے کے بعد اس نے لوڈر سے پھر میرا سامان کانٹا پر رکھنے کے لیے کہا اس نے جب سامان رکھا تو سوئی نے پھر

وہی ۳کلوزیادہ بتایا۔اب وہ کبھی سامان کی طرف دیکھتا،کبھی میری طرف اور پوچھتا حاجی سامان زائد میں کہتا بیشک ۔وہ بہت پریشان ہوا اوراس نے سوچا ہوگا کہ شاید انہوں نے لوڈر سے مل کر اس میں کچھ خرابی پیدا کردی ہے کیونکہ پہلے سامان کا وزن کرنے کے لئے ایسی مشین تھی کہ اگراس کے نیچے کچھ لگا دیا جائے تو وہ دبتا نہیں تھا اوراس کی وجہ سے سوئی آگے نہیں بڑھتی تھی ۔چنانچہ یہ سوچ کراس نے جھک کراس کے نیچے ہاتھ سے دیکھا کہ کوئی چیز تو نہیں ہے لیکن وہاں کچھ نہیں تھا وہ بڑا پریشان ہوا پھر وہ میرا سامان ٹرالی پر رکھوا کر K.L.M کے کانٹے پر لے گیا وہاں بھی سوئی نے یہی بتایا اس نے ایک بار پھر مجھ سے وہی سوال کیا حاجی سامان زائد میں نے کہا بیشک آخر تنگ آکراس نے مجھ سے صرف تین کلو کے پیسے لئے کیونکہ سوئی صرف تین کلو ہی زیادہ بتا رہی تھی اور وہ پیسے میرے پاس موجود تھے ۔میں نے اس کو تین ریال فی کلو کے حساب سے ۹ ریال دیئے اس نے ٹیگ لگا کر سامان بیلٹ پر رکھ دیا اور میں لاؤنج کی جانب روانہ ہوگیا جولوگ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے چند میرے پاس آئے اور کہا کہ جناب یہ بتایئے کہ آپ کے قبضے میں کوئی جن ہے یا موکل کہ جس نے سوئی کو پکڑ لیا تھا۔ کیونکہ سامان آپ کا بہت زیادہ تھا لیکن سوئی نے صرف تین کلو زیادہ بتایا یہ کیا وجہ ہے میں نے ان سے کہا کہ نہ میرے پاس موکل ہے اور نا کوئی جن ہے یہ ایک راز ہے اوراس کو راز ہی رہنے دو میں جب جہاز میں بیٹھا تو دور بیٹھے ہوئے لوگ آپس میں ایک دوسرے کو بتا رہے تھے کہ وہ صاحب جو بیٹھے ہیں ان کے قبضے میں یقیناً کوئی جن ہے جس نے سوئی کو پکڑ لیا تھا اور سامان زیادہ ہونے کے باوجود سوئی نے صرف تین کلو زیادہ بتایا میں ان لوگوں کی باتوں پر مسکرا رہا تھا اوردل ہی دل میں اپنے آقا و مولی ﷺ کا شکریہ ادا کر رہا تھا جنہوں نے اس مشکل وقت میں میری دستگیری فرمائی اوراپنی نظر کرم سے ناممکن کوممکن بنادیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر امتی کا اپنے نبی ﷺ سے قلبی تعلق اور رابطہ مستحکم ہے تو وہ جس وقت اور جہاں سے بھی سرکار کو پکارے آپ ﷺ اس کی پکار کو سنتے ہیں اور مدد بھی فرماتے ہیں بشرطیکہ عقیدہ وعمل درست ہوں اوردل رسول اللہ ﷺ کے محبت سے معمور ہو۔ اللہ تبارک وتعالی ہم سب مسلمانوں کو نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی محبت عطا فرمائے اورآپ کے اسوہ حسنہ پرعمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

حضرت شیخ نظام الدین ولی علیہ الرحمتہ

حضرت شیخ نظام الدین ولی علیہ الرحمتہ اورنگ آبادی کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ کا ایک مرید جس کی بیوی کو جذام کا عارضہ لاحق ہوگیا اس نے طبیبوں سے رجوع کیا لیکن جب کسی قسم کا فائدہ نہ ہوا تو وہ آپ کی خدمت میں آیا آپ اس وقت وضو فرما رہے تھے اس نے حضرت کو اپنی بیوی کی حالت بتائی اور بہت گریہ کیا اور کہا کہ میری بیوی کی اب یہ حالت ہوگئی کہ سارا خاندان اس سے متنفر ہے اور کوئی بھی اسے گھر میں رکھنے کو تیار نہیں ہے حضرت نے یہ سن کر کہا کہ میں حکیم تو نہیں۔ یہ سن کر مرید بہت رویا تو آپ کو رحم آیا اور آپ نے وضو کا باقی ماندہ پانی اسے مرحمت فرمایا اور کہا کہ ہر روز اس میں سے چند قطرے اسے پلاؤ اور یہ تھوڑی سے گیلی مٹی لے جاؤ وہ روزانہ اس کے زخم پر لگاؤ۔ مرید نے آپ کی ہدایت کے مطابق کیا اور ایک ہفتے ہی میں اس کی بیوی صحت مند ہوگئی۔ (سیر الاقطاب)

عرفانِ شریعت

مفتی الاشرف

سوال ۱: بعض آئمہ حضرات جمعہ وعیدین وغیرہ میں لمبی قرأت کرتے ہیں اور جب پنجوقتہ نماز پڑھاتے ہیں تو اس میں چھوٹی قرأت کرتے ہیں بتایئے اس کے متعلق صحیح حکم کیا ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ جب جماعت کثیر ہو یعنی جمعہ یا عیدین وغیرہ کی جماعت ہو جس میں اجتماع کثیر ہوتا ہے تو اس میں قرأت طویل نہیں کرنی چاہیے بلکہ قرأت مسنون یا اس سے کچھ زیادہ پر اکتفا کرنا چاہیے کیونکہ ایسے موقعوں پر لوگ مسجد کے باہر سڑک پر بھی نماز ادا کرتے ہیں اور ان میں اکثر دھوپ میں ہوتے ہیں طویل قرأت سے تکلیف ہوتی ہے اور خشوع وخضوع ختم ہو جاتا ہے۔

سوال ۲: نمازی کے آگے سے گذرنا کیسا ہے۔ بہت سے لوگ اسے اہمیت نہیں دیتے اور بڑے آرام سے گذرتے ہیں اس کے متعلق وضاحت فرمایئے؟

جواب: نمازی کے آگے سے گذرنا سخت گناہ ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گذرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑا رہنے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن فرمایا۔ چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گذرنا کتنا سخت گناہ ہے لہٰذا احتیاط کرنی چاہیے۔

سوال ۳: کیا وتر کی نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: وتر کی نماز بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں (عالمگیری)

سوال ٤: اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو غصے کی حالت میں طلاق دے دے اور تین مرتبہ کہہ دے کہ میں نے تجھے طلاق دے دی تو کیا طلاق ہو جائیگی۔ جبکہ ہم نے سنا ہے غصے میں طلاق نہیں ہوتی۔ صحیح صورت حال بتایئے؟

جواب: غصے کی حالت میں بالکل طلاق ہو جائیگی یہ کہنا غلط ہے کہ غصے میں طلاق نہیں ہوتی بلکہ طلاق کا مسئلہ تو اتنا نازک ہے کہ اگر غصے کے علاوہ بھی مرد نے تین مرتبہ کہہ دیا تو طلاق ہو جائیگی۔

سوال ۵: اگر بہت سی اذانیں سُنیں تو کس کا جواب دینا چاہیے؟ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سب کا جواب دینا چاہیے اور کچھ لوگوں کا نظریہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کا جواب دے دیں تو کافی ہے برائے مہربانی صحیح صورت حال سے آگاہ فرمایئے

(محمد اسماعیل اشرفی نیو کراچی)

جواب: اگر آپ نے بہت سی اذانیں سُنیں تو ان میں صرف پہلی اذان کا جواب دینا کافی ہے۔

سوال ٦: یہ بتایئے کہ جس طرح ہم دیگر اذانوں کے جواب زور سے دیتے ہیں کیا خطبے کی اذان کا جواب بھی اسی طرح دیا

جائیگا؟ (عبدالکریم اشرفی نیو کراچی)

جواب: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کے لئے جائز نہیں۔ (درمختار)

سوال ۷: تثویب کے کیا معنی ہیں؟

جواب: تثویب کے معنی ہیں اذان کے بعد نماز کا دوبارہ اعلان کرنا اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کئے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو اسی کے لحاظ سے الفاظ ہوں مثلاً الصلوٰۃ الصلوٰۃ۔ یا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ (درمختار)

سوال ۸: کیا مغرب کی اذان کے بعد بھی تثویب ہوگی؟

جواب: مغرب کی اذان کے بعد تثویب کی ضرورت نہیں کیونکہ مغرب میں اذان کے فوراً بعد ہی جماعت ہوتی ہے تثویب ان نمازوں میں ہوسکتی ہے جن میں اذان اور نماز کے درمیان وقفہ ہوتا ہے۔

سوال ۹: کیا ایک شخص ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہہ سکتا ہے؟

جواب: ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے (درمختار)

سوال ۱۰: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خطبے کے دوران سنتیں نہیں پڑھنی چاہیے اگر ہم نے سنتیں شروع کیں اور درمیان میں امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو اب کیا کریں؟

جواب: یہ درست ہے کہ خطبہ کے درمیان سنتیں نہیں پڑھنی چاہیے لیکن آپ نے سنتیں شروع کیں اور امام خطبے کے لئے کھڑا ہوگیا تو چاروں رکعتیں پوری کریں۔

خاکِ حرم

جناب خالد بزمی

دنیا میں جلوہ ریز ہیں سرکار ہر طرف
ضوبار ہیں وہ سید ابرار ہر طرف

آج اس حبیب حق کی ولادت کا روز ہے
کیا ہورہی ہے بارش انوار ہر طرف

آج اس جگہ تھے کانٹے نمودار ہر طرف
وہ خاک جس میں سایہ، نہ پانی، نہ گھاس تھی

آج ان کی برکتوں سے ہے گلزار ہر طرف
لو کفر کے اندھیرے زمانے سے بھاگ اٹھے

حق کی تجلیاں ہیں ضیا بار ہر طرف
آج ان جگہوں پہ حق کے پرستا دیکھئے

کل جن جگہوں پہ حق کے پرستار ہر طرف
خاکِ حرم سے گوہر مقصود پایئے

بزمی وہ سرزمین ہے گھر بار ہر طرف

❀❀❀❀❀❀❀❀

وظائفِ اشرفیہ

حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

فضائل سورہ یٰسٓ:

احادیث میں سورۃ یٰسٓ شریف کے فضائل بے شمار بیان کیے گئے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سورۃ یٰسٓ شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن میں ایک سورت ہے جو اللہ کے نزدیک بڑی عظمت والی ہے جو اس کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شریف کے لقب سے نوازے گا۔ ربیعہ اور مضر کی تعداد سے بھی زیادہ افراد کے لیے اس سورت کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اس عظمت والی سورت کا نام سورۃ یٰسٓ ہے۔ اس سورت کا نام معمہ، مدافعہ اور قاضیہ ہے

(ابونصر سنجری)

سعید بن منصورہ اور بیہقی نے حسان بن نصیر سے روایت کیا کہ توریت میں سورۃ یٰسٓ کا نام معمہ ہے۔ کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی سے نوازتی ہے۔ ہر طرح کی بلائیں اور مصیبتیں دفع کرتی ہے۔ اور دنیا اور آخرت کے ہول سے نجات دیتی ہے۔ اس سورت کا نام مدافعہ اور قاضیہ بھی ہے کہ یہ ہر برائی کو دفع کرتی ہے اور حاجت کو پورا کرتی ہے۔

حضرت معقل بن یسار سے صحیح روایت ہے کہ جو شخص اس سورت کو اللہ تعالیٰ اور دار آخرت کے لیے پڑھے گا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ ترمذی اور دارمی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یٰسٓ شریف پڑھے اسے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ بعض نے تین قرآن، بعض نے گیارہ قرآن اور بعض نے بارہ قرآن پڑھنے کا ثواب کا ذکر کیا ہے۔ دس قرآن کے ثواب کی حدیث مرفوع ابن عباس، معقل بن یسار عقبہ بن عامر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے لہٰذا اس حدیث پر اعتماد کرنا چاہیے۔

(تفسیر روح المعارفی ج ۲۲ صفحہ ۱۹۲۔۱۹۳)

تفسیر خازن میں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے۔ قرآن کا دل سورۃ یٰسٓ ہے۔ جو آدمی یٰسٓ شریف پڑھے گا اسے اس کی قرأت کی وجہ سے دس بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا اسے ترمذی نے روایت کیا۔ (خازن ج ۴ ص ۴)

ابوداؤد میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے مردوں پر یعنی (جو مرنے کے قریب ہوں) سورۃ یٰسٓ پڑھا کرو۔ عقل بن یسار سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی کے لیے جو شخص سورۃ یٰسٓ پڑھے گا اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ لہٰذا اس سورت کو مرنے والے کے پاس پڑھا کرو۔

(بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۹)

WWW.NAFSEISLAM.COM

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۃ یٰسٓ پڑھی اس حالت میں صبح کو اٹھے گا کہ وہ بخشا ہوگا جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جس نے رات میں اللہ کے لیے سورۃ یٰسٓ پڑھی اس کو بخش دیا جائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۲۔۵۶۳)

نسائی نے ''یوم دلیلہ'' نامی کتاب میں اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہے کہ مردوں پر (یعنی قریب المرگ لوگوں پر) سورۃ یٰسٓ پڑھا کرو۔ بزرگان دین نے فرمایا کہ مرنے والے پر اس سورت کو پڑھنے سے ان کی نزع کی مشکلات آسان ہوجاتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک حدیث ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری یہ تمنا ہے کہ سورۃ یٰسٓ ہر امتی کے دل میں ہوتی۔

(تفسیر ابن کثیر ۳ صفحہ ۵۶۳)

عطار بن رباح رضی اللہ عنہ تابعین سے مروی ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ جو آدمی دن کے آغاز میں سورۃ یٰسٓ شریف پڑھے گا اس کی تمام ضرورتیں پوری کردی جائیں گی۔ (داری مشکوۃ ص ۱۸۹)

فضائل سورۃ الکہف:

حافظ ابومردویہ نے اپنی تفسیر میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی قیامت کے دن از سرتاپا اور زمین سے آسمان تک اس کے لیے نور ہی نور ہوگا اور دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ سعید ابن منصور نے اپنی تفسیر میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف تلاوت کرے گا۔ اس کے لیے بیت العتیق (بیت اللہ) تک نور ہی نور ہوگا۔

(مشکوۃ صفحہ ۱۸۹)

حاکم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ سورۃ الکہف پڑھنے سے دونوں جمعوں کے درمیان نور ہی نور ہوگا۔

(بیہقی ے المختار ۵، حافظ ضیاء الدین مقدسی)

حضرت علی بن حسین نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کی ہے کہ ہمیں جس شخص نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھی وہ پورے ہفتہ تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر دجال بھی نکلے تو اس سے بھی محفوظ رہے گا۔ (ابن کثیر ۳ ص ۷۰۔۷۱ مطبوعہ مصر)

عمومی فضائل:

براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ الکہف پڑھی اس کے گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا (اسے سن کر اس پر ایک خاص کیفیت طاری ہوگئی) اور وہ اچھلنے کودنے لگا۔ اور ایک بادل اس کے گھر پر سایہ فگن ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اے فلاں سورۃ الکہف پڑھو یہ سکینہ ہے جو تلاوت قرآن کے وقت نازل ہوئی۔ (بخاری و مسلم ج ۱ ص ۲۶۸) یہ تلاوت کرنے والے اُسید بن حضیر تھے۔

ابوداؤد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی، مسند احمد ے مشکوۃ

WWW.NAFSEISLAM.COM

ص ۸۷) نیز امام ترمذی سے روایت کی ہے کہ جو شخص صرف ابتدائی تین آیتیں یاد کرلے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیتیں پڑھیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم۔ نسائی۔ مسند احمد)

لیکن نسائی نے سورۃ الکہف کی صرف دس آیتیں روایت کی ہیں اول و آخر کی کوئی قید نہیں لگائی۔

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورۃ الکہف کی آخری دس آیتیں پڑھے گا یہ اس کے لیے دجال کے فتنہ سے بچاؤ کا سبب ہوگا (الیوم ولیلیہ)

معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے سورۃ الکہف کا اول و آخر پڑھا وہ از سرتاپا منور ہوگا۔ اور وہ جو شخص اس سورۃ کو مکمل پڑھے گا اس کے لیے زمین و آسمان کے درمیان نور ہی نور ہوگا۔ (مسند احمد)۔

فضائل سورۃ الدخان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی رات کو سورۃ الدخان پڑھے گا صبح تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔

(ابن کثیر ج ۴ ص ۱۳۷)

قابل مطالعہ

☆ غربت دنیا کی سب سے بڑی بیماری ہے لیکن نہ یہ مہلک اور نہ لاعلاج بشرطیکہ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا علاج کیا جائے۔

☆ قرآن وسنت سے ہٹ کر کوئی راستہ بھی راہِ مستقیم نہیں علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآں زیستن

☆ محض خدا کو ایک ماننا ایمان نہیں۔ خدا کو ایک تو عزازیل بھی مانتا تھا لیکن وہ شیطان وابلیس اور مردود و ملعون قرار پایا اس لئے کہ خدا کو ایک مان کر بھی وہ خدا کے فرمان سے روگردانی کا مرتکب ہوا اور راندۂ درگاہ ہوا چنانچہ خدا کو وحدہ لاشریک ماننے کے ساتھ لازم ہے کہ خدا کے ہر فرمان پر سر تسلیم خم کیا جائے۔ یہ ہے حقیقی ایمان۔

☆ اسلام تصور و خیالات کا نہیں عمل کا دین ہے یہاں پر علامہ اقبال یاد آتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ایمان کیا ہے؟

از رانا محمد عالم صاحب

انسان کے دل میں ایمان کا جذبہ اسے برائی سے باز رکھتا ہے ایمان جتنا پختہ ہوگا انسان بڑے سے بڑے گناہ سے محفوظ رہے گا اور اپنے بھائیوں کیلئے رحمدل اور دین کے دشمنوں کے لئے سخت ترین ہوگا۔ اللہ تعالی جل شانہ اور اس کے نبی حضرت محمد ﷺ پر مکمل ایمان انسان کو شرک سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کی دنیا وآخرت کو حسین سے حسین تر بنا دیتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے ''اور وہ جو ایمان والے ہیں ان کی محبت اللہ تعالی سے بہت شدید ہے''۔

حضرت غوث الاعظم پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں اپنے ایمان کی حفاظت کر۔ جب تیرا ایمان بڑھے گا تو تیرے ایمان کا درخت بلند ہو جائے گا پھر اللہ تعالی جل شانہ تجھے ہر شے سے بے نیاز کر دے گا پھر وہ تجھے اپنا بنا لے گا۔ وہ تجھے اپنے ذکر اور محبت اور قرب سے توانائی عطا فرمائے گا۔ منافقوں سے دور رہ وہ اللہ تعالی کے غضب میں گرفتار ہیں۔ بہت سے لوگ انسانی لباس میں بھیڑیے ہیں۔ ان بھیڑیوں سے بچ۔ اللہ تعالی سے دعا کر کہ وہ تجھے ان کی اصل صورت دکھا دے اور ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین صفات ایسی ہیں وہ جس شخص میں بھی ہوں وہ ایمان کی مٹھاس اپنے ضرور محسوس کرے گا۔

۱۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔

۲۔ کسی شخص سے محض اللہ تعالی کیلئے محبت کرے۔

۳۔ کفر میں جانا اس قدر ناپسند کرے جس طرح آگ میں گرنا ناپسند ہے۔

ایمان کے دو حصے ہیں۔ زبان سے اقرار اور دل سے اس کی تصدیق مگر دل سے تصدیق اسی صورت میں ہوتی ہے جب قلب کا تزکیہ ہو جائے۔ قلب کے تزکیہ کیلئے نبی کریم ﷺ کی محبت بہت ضروری ہے۔

حضور ﷺ کی محبت ایمان کی شرط ہے۔ اور حضور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالی کی اطاعت ہے۔ عبادت صرف اسی ذات کی ہے جو حیّ قیّوم ہے۔ اسی طرح علماء اور اولیاء کی دوستی بھی

۳۔ جس میں تین باتیں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت پالی پہلی جس کو خدا اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ پیارا ہو۔ دوسری جو دوسرے سے صرف خدا کے لئے محبت کرے۔ اور تیسری جس کو ایمان کے بعد پھر کفر میں مبتلا ہو جانے سے اتنا ہی دکھ ہو جتنا آگ میں پڑنے سے۔

Nafse Islam
WWW.NAFSEISLAM.COM

جزوِ ایمان ہے کیونکہ انہی سے اللہ تعالیٰ کے احکام اور جناب رسول پاک ﷺ کی شریعت کا علم ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ سے محبت کا ذوق حاصل ہو کر ایمان پختہ ہوتا ہے۔ اعمال انسان کی قلبی کیفیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ اگر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو یہ اس کے ایمان کی علامت اور اس کی دلیل ہوگی ورنہ بداعمالی خود اس کی بے ایمانی کی شاہد بن جائے گی۔

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے۔

۱۔ ایمان کی ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں جن میں ایک حیا ہے۔

۲۔ ایمان کا سب سے بڑا درجہ توحید و رسالت کا اقرار ہے۔ اور سب سے کم درجہ یہ ہے کہ تم راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو تاکہ تمہارے بھائی کو تکلیف نہ ہو۔

۳۔ جس میں تین باتیں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت پالی پہلی جس کو خدا اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ پیارا ہو۔ دوسری جو دوسرے سے صرف خدا کے لئے محبت کرے۔ اور تیسری جس کو ایمان کے بعد پھر کفر میں مبتلا ہو جانے سے اتنا ہی دکھ ہو جتنا آگ میں پڑنے سے۔

۴۔ جس میں یہ تین چیزیں ہوں اس نے کا مزہ پایا۔ پہلی حق بات کے سامنے جھگڑنے سے باز رہنا۔ دوسری مزاحمت کے باوجود جھوٹ نہ بولنا تیسری اور یقین کرنا کہ جو کچھ پیش آیا وہ ٹل نہیں سکتا۔

۵۔ تین باتیں ایمان کا جز ہیں۔ پہلی مفلس میں بھی خدا کی راہ میں دینا۔ دوسری دنیا میں امن اور سلامتی پھیلانا اور تیسری خود اس اپنے نفس کے مقابلہ میں بھی انصاف کرنا۔

۶۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

۷۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں یہ یاد رکھیں کہ کسی چیز پر یقین و اعتماد رکھنے کو ایمان کہتے ہیں۔ اسلام میں ایمان سے مراد یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر پختہ یقین ہو کہ اس بارے میں ادنیٰ سا شک و شبہ بھی انسان کے دل و دماغ میں پیدا نہ ہو۔ پھر ذات الٰہی سے وابستہ وحی، فرشتے اور یوم آخرت پر اس طرح کا مکمل اعتماد ہونا ضروری ہے۔ جب تک کوئی انسان اِن عناصر کی حقیقت کو تہہ دل سے قبول نہیں کرتا اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ انسان سچے دل سے اس بات کو قبول کرے اور اس حقیقت کو تسلیم کرے جو انبیاء علیہم السلام نے بتایا اور قرآن کریم میں موجود ہے۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق۔ دل سے تصدیق روحانی پیشوا ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض تجلیات اور آخرت کے بعض احوال کا قلبی مشاہدہ کروا دیتا ہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ روحانی بزرگوں کی صحبت کے بغیر ایمان کامل نصیب نہیں ہوتا یہ محبت ان بزرگوں سے ملتی ہے جن کے دل اللہ تعالیٰ اور جناب رسولِ مقبول ﷺ کی محبت سے معمور ہوں۔

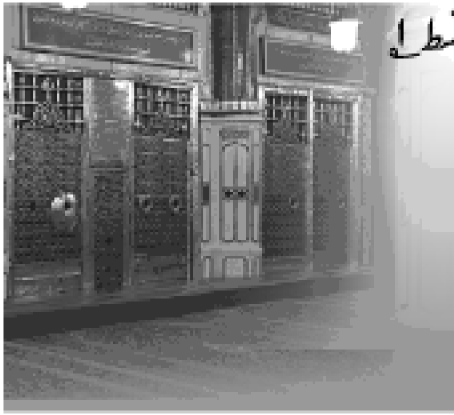

قسط ۱

مسافرِ حرمین

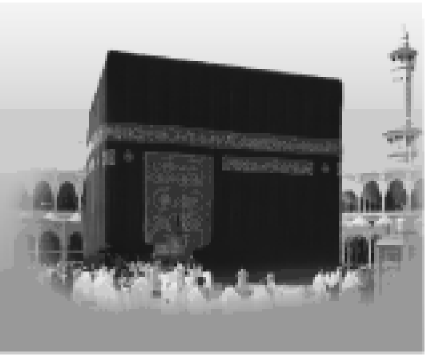

فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ

فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے گذشتہ سال حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اس مقدس سفر سے واپس آنے پر آپ نے سفرنامہ تحریر فرمایا جو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ قسط وار شائع کر رہے ہیں قارئین پہلی قسط ملاحظہ فرمائیں (سب ایڈیٹر)

12 نومبر بروز جمعرات کراچی سے بذریعہ پی آئی اے فلائیٹ نمبر **371** روانگی تھی سید فیضان اشرف جیلانی اور بلال اشرفی ہم سفر تھے **6:20** پر فلائیٹ روانہ ہونی تھی لیکن فنی خرابی کی وجہ سے دو گھنٹے لیٹ ہوگئی ہم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایئرپورٹ پر ادا کیں اکثر مسافروں نے قصر نماز پڑھی جب ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسافر ہیں راقم نے انھیں بتایا کہ ابھی آپ کا سفر شروع نہیں ہوا آپ اپنے شہر میں ہیں اس لئے عشاء کے چار فرض ہی پڑھیں گے لہٰذا آپ دوبارہ پڑھیں کچھ نے تو پڑھ لئے اور کچھ اپنی بات پر اڑے رہے خیر ہمارا کام بتانا تھا۔ فلائیٹ دو گھنٹے لیٹ تھی لیکن **P.I.A** کی جانب سے کوئی کھانا وغیرہ نہیں دیا گیا مسافروں نے اپنے طور پر چائے بسکٹ وغیرہ لے کر گذارہ کیا خدا خدا کر کے فلائیٹ کا اعلان ہوا اور **8:20** پر فلائیٹ روانہ ہوئی پاکستانی ٹائم کے مطابق **12:20** پر اور سعودی عرب کے ٹائم کے مطابق **10:20** پر جدہ ایئرپورٹ پر پہنچے جاتے ہی سب مسافروں کو فلو سے بچنے کے لیے قطرے پلائے گئے اگر چہ یہ قطرے کراچی حاجی کیمپ میں ہم پی چکے تھے اور انجکشن بھی لگوائے تھے پیلے رنگ کا کارڈ بھی ہمیں دیا گیا جو ہم نے سعودی حکام کو دکھایا لیکن اس کے باوجود انھوں نے کہا کہ یہ قطرے پینا ہر مسافر کے لئے لازم ہے سب نے وہ کڑوے قطرے پیے اس کے بعد امیگریشن کے دیگر معاملات کئی جگہ چیکنگ کی وجہ سے تین گھنٹے ایئرپورٹ پر لگے پھر کہیں جا کر ایئرپورٹ سے باہر آئے یہاں معلم کی بسیں کھڑی تھی ہمارے گروپ لیڈر جناب یوسف

> لوگ مقام ابراہیم کے قریب ہی ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو بڑی پریشانی ہوتی ہے کیونکہ جب تک آدمی کھڑا ہو تو نظر آتا ہے لیکن جب رکوع اور خاص کر سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اور رش میں لوگ طواف کر رہے ہوں تو نظر نہیں آتا لوگ اس پر چڑھ جاتے ہیں اس لئے حجاج کرام کو چاہیئے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہماری وجہ سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو

NAFSEISLAM.COM

صاحب نے سب کو اکٹھا کیا اور بس میں بٹھا دیا بس روانہ ہوئی جدہ سے مکہ معظمہ کا ایک گھنٹے کا راستہ ہے اس وقت ساڑھے تین بج رہے تھے ہم نے سوچا کہ ساڑھے چار یا پونے پانچ بجے تک مکہ معظمہ پہنچ جائیں گے تو فجر کی نماز حرم شریف میں ادا کریں گے لیکن جب بس روانہ ہوئی تو راستے میں کئی مقامات پر روکا گیا اور ڈرائیور تمام پاسپورٹ لے کر اترا انھیں چیک کروایا اور پھر روانہ ہوئے بعض جگہ پندرہ منٹ اور بعض جگہ آدھا گھنٹہ بھی رکنا پڑا غرضیکہ دو گھنٹے میں ہم جدہ ایئر پورٹ سے مکہ معظمہ پہنچے ڈرائیور ہمیں پہلے معلم کے دفتر لے گیا سب بس میں بیٹھے رہے وہ خود ہی سارے پاسپورٹ لے کر اترا اور تقریباً پونے گھنٹے کے بعد واپس آیا اس دوران عجیب کیفیت تھی تھکان بھوک اور نیند کی وجہ سے سب کی بری حالت تھی جن کے ساتھ چھوٹے بچے تھے وہ زیادہ پریشان تھے کیونکہ بچے رو رہے تھے فجر کی اذان یہیں ہوگئی جب ہم نے دیر ہونے کی وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ معلم صاحب انٹری کر رہے تھے بہرحال یہاں سے روانہ ہوئے ہمارے ہوٹل کا نام دار فوزان تھا یہ کبوتر چوک پر واقع ہے اور مسفلہ کے قریب ہے لیکن ڈرائیور نے رش کی وجہ سے بس آگے لے جانے سے انکار کر دیا کیونکہ حاجی فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد حرم شریف سے آرہے تھے ساری گلیاں لوگوں سے بھری ہوئی تھیں ہم سب وہیں اتر گئے ہوٹل پہنچے کمروں میں سامان رکھا فجر کی نماز ادا کی اس لئے کہ حرم پہنچنے تک نماز کے قضاء ہونے کا اندیشہ تھا پھر حرم شریف روانہ ہوئے ہمارے ہوٹل سے حرم تک پندرہ منٹ کا راستہ تھا نیند بھوک اور تھکان کی وجہ سے بری حالت تھی سر میں شدید درد ہو رہا تھا لیکن جب حرم میں داخل ہوئے اور بیت اللہ شریف پر نظر پڑی ساری تھکان پریشانی دور ہوگئی۔

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر
کیا چیز ہے دنیا بھول گیا

خاص خاص دعائیں مانگیں حرم میں رش بہت تھا حجاج کے قافلے مسلسل آرہے تھے مطاف بھرا ہوا تھا پہلے تو مقام ابراہیم اور اس کے اطراف میں لوگ نفل پڑھ لیا کرتے تھے لیکن اب رش کی وجہ سے پورے مطاف میں طواف ہو رہا تھا ہمیں طواف میں ایک گھنٹہ لگا طواف کے بعد دو رکعت نفل واجب طواف ادا کئے حکم تو یہ ہے کہ دو رکعت مقام ابراہیم پر ادا کریں علماء نے لکھا ہے کہ اگر رش ہو تو مقام ابراہیم کے سامنے کی جانب پیچھے ہٹ کر ادا کریں اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مطاف یا حرم میں کسی جگہ ادا کرلیں لوگ مقام ابراہیم کے قریب ہی ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی وجہ سے طواف کرنے والوں کو بڑی پریشانی ہوتی ہے کیونکہ جب تک آدمی کھڑا ہو تو نظر آتا ہے لیکن جب رکوع اور خاص کر سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اور رش میں لوگ طواف کر رہے ہوں تو نظر نہیں آتا لوگ اس پر چڑھ جاتے ہیں اس لئے حجاج کرام کو چاہیئے اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہماری وجہ سے دوسروں کو تکلیف نہ ہو طواف سے فارغ ہو کر صفا مروہ کی جانب گئے رش کی وجہ سے سعودی حکومت نے صفا مروہ کی توسیع کر دی ہے لیکن اس کے باوجود رش تھا سعی میں بھی ہمیں ایک گھنٹہ لگا سعی سے فارغ ہو کر حلق کروایا اب اس توسیع کی وجہ سے حجاموں کی دکانیں بھی دور ہوگئیں ہیں حلق کروانے کے بعد جب ہوٹل کی جانب روانہ ہوئے

تو پندرہ منٹ کا راستہ آدھے گھنٹے میں طے ہوا کیونکہ رش میں مزید اضافہ ہو چکا تھا آہستہ آہستہ چلتے ہوئے جب ہوٹل پہنچے تو پتہ چلا کہ لفٹ نہیں چلی حالانکہ یوسف بھائی نے کہا تھا کہ کچھ دیر بعد لفٹ چل جائے گی بہر حال سونے پر سہاگہ والی کیفیت ہوئی تھکن سے چور تیسری منزل پر چڑھے غسل کیا کپڑے پہنے پھر کھانا کھایا اور کھانے کے بعد جب لیٹے تو ہوش ہی نہیں رہا چار گھنٹے مسلسل سوئے پھر آنکھ کھلی لیکن پھر بھی اٹھنے کی ہمت نہیں تھی بہر حال اٹھے وضو کیا ظہر کی نماز حرم میں ادا کی پھر ہوٹل آگئے جب ہم حرم میں ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے تو لوگ ظہر پڑھکر جا چکے تھے کیونکہ حرم میں ظہر اور عصر کی نمازیں اول وقت میں ادا کرتے ہیں جب ہم ہوٹل پہنچے تو یوسف بھائی نے کہا کہ کل صبح فجر کے فوراً بعد بس آجائے گی آپ تیار رہیں والد گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے مرید جناب محمد علی اشرفی اور شفیع اشرفی ہمارے ہوٹل پر ملاقات کے لئے آئے یہ دونوں حضرات بھی اپنی اپنی فیملیوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے ساری نمازیں حرم شریف میں ادا کیں محمد علی اشرفی صاحب نے پوچھا کہ ہم آپ کے ساتھ طواف کرنا چاہتے ہیں آپ کب حرم جائیں گے ہم نے کہا کہ ہمارا معمول یہ ہے کہ ہم اول رات میں سو جاتے ہیں اور پھر ایک بجے حرم جا کر پہلے طواف کرتے ہیں پھر نوافل وظائف وغیرہ جو بھی پڑھنا ہوتا ہے پڑھتے ہیں پھر فجر پڑھکر آتے ہیں اور سو جاتے ہیں انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آج ہم بھی چلیں گے ایک بجے جب ہم باب عبدالعزیز پر پہنچے تو یہ دونوں حضرات موجود تھے پہلے ہم نے طواف کیا فیضان اشرف۔ بلال اشرفی۔ محمد علی اشرفی۔ شفیع اشرفی سب نے ہمارے ساتھ طواف کیا اس وقت رش کچھ کم تھا اس لئے آدھے گھنٹے میں طواف مکمل ہوا اس کے بعد نوافل وظائف اور دیگر اوراد جاری رہے یہ حضرات بھی اپنے اپنے اوراد میں مصروف رہے رات کا پتہ ہی نہیں چلا کہ کیسے گذر گئی فجر کی نماز کے بعد ان حضرات کو رخصت کیا اور ہم اپنے ہوٹل کی جانب روانہ ہو گئے راستے میں رش بہت تھا فیضان اشرف نے کہا کہ میں اور بلال ناشتہ لے کر آرہے ہیں آپ ہوٹل جائیں راقم ہوٹل کی جانب روانہ ہوا راستے میں محمد اشرف گورمانی اور مولانا بشیر القادری صاحب سے ملاقات ہوئی یہ دونوں حضرات بھی حج کے لئے تشریف لائے تھے محمد اشرف گورمانی سیاسی اور سماجی کاموں کے حوالے سے جانے پہچانے جاتے ہیں اور سیاسی شخصیت ہیں اور مولانا بشیر القادری صاحب اہل سنت کے جید عالم دین ہیں اور نگی ٹاؤن کی ایک مسجد کے خطیب ہیں جمعیت علمائے پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور سنیت کے لئے بڑا کام کر رہے ہیں ان حضرات سے کچھ دیر گفتگو رہی پھر وہ اپنے ہوٹل اور راقم اپنے ہوٹل کی جانب روانہ ہو گیا ہوٹل پہنچے تو یوسف

سیپکو کمپنی کی بسیں کثیر تعداد میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ اور مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی جانب روزانہ چلتی ہیں جو حج کے موقع پر حاجیوں کو اور اس کے علاوہ پورے سال عمرہ ادا کرنے والوں کو ان مقامات سے لاتی اور لیجاتی ہیں سیپکو کمپنی کی ایک گاڑی جس میں مکینک اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ ہوتا ہے وہ ان راستوں پر گشت کرتی ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بھائی نے کہا کہ مدینے شریف جانے کے لئے گاڑی (بس) آگئی ہے آپ لوگ جلد تیاری کرلیں کچھ دیر بعد فیضان اشرف اور بلال اشرفی ناشتہ لے کر آگئے سب نے ناشتہ کیا بلال اشرفی نے سامان نیچے اتارا بس سامنے ہی کھڑی ہی تھی سامان رکھا سب لوگ بس میں بیٹھ گئے ساڑھے آٹھ بجے ہوٹل سے روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ روانگی:

مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کا سفر چار گھنٹے کا ہے ہم نے سوچا کہ اس طرح ہم ساڑھے بارہ بجے مدینہ شریف پہنچ جائیں گے لیکن ہوٹل سے روانہ ہوکر بس معلم کے مکتب پر ٹھہر گئی آدھے گھنٹے وہاں رکی اس طرح آدھا گھنٹہ ضائع ہوگیا معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ معلم کاغذی کاروائی مکمل کررہا ہے خیر آدھے گھنٹے بعد روانہ ہوئے بس کافی تیز چل رہی تھی اس لئے امید تھی کہ جلد مدینہ شریف پہنچ جائیں گے ابھی ہمیں روانہ ہوئے دو گھنٹے ہوئے تھے کہ اچانک ڈرائیور نے بس روک دی اور بس سے اتر کر کچھ کرنے لگا جب معلوم کیا تو پتہ چلا بس کا کاربیٹر خراب ہوگیا ہے ڈرائیور نے بس بیچ صحراء میں روک دی دوپہر کا وقت تھا دھوپ سخت تھی چاروں طرف پہاڑ اور درمیان میں سڑک کے ایک جانب ہماری بس بے یارو مددگار کھڑی تھی سعودی حکومت کی جانب سے پولیس کی گاڑی ہائی وے پر گشت کرتی رہتی ہے تاکہ اگر کہیں ایسا واقعہ پیش آجائے یا خدانخواستہ کوئی ایکسیڈنٹ ہوجائے تو اس گاڑی یا بس وغیرہ کو منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں دوسرے سیبکو کمپنی کی بسیں کثیر تعداد میں مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ اور مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ کی جانب روزانہ چلتی ہیں جو حج کے موقع پر حاجیوں کو اور اس کے علاوہ پورے سال عمرہ ادا کرنے والوں کو ان مقامات سے لاتی اور لیجاتی ہیں سیبکو کمپنی کی ایک گاڑی جس میں مکینک اپنے تمام سازو سامان کے ساتھ ہوتا ہے وہ ان راستوں پر گشت کرتی ہے اور اکثر کسی سنسان جگہ کھڑی ہوجاتی ہے۔ تاکہ اگر سیبکو کی کوئی بس خراب ہوجائے تو اسے ٹھیک کرکے منزل مقصود پر پہنچایا جائے اتفاق سے جہاں ہماری بس خراب ہوئی کچھ فاصلے پر سیبکو کی گاڑی کھڑی تھی ڈرائیور نے اس سے بات کی اگرچہ وہ صرف سیبکو کمپنی کی گاڑی ٹھیک کرنے کے لئے تھے لیکن اس نے ازراہ ہمدردی ہماری بس کو دیکھا اور کہا کہ یہاں سے کچھ دور منزل ہے میں تمہاری بس کو اتنا کردیتا ہوں کہ یہ منزل تک پہنچ جائے وہاں سے دوسری بس منگوالینا اس نے بس کو ٹھیک کیا اور چلنے کے قابل کردیا اللہ اللہ کرکے بس روانہ ہوئی اور ہلکی رفتار میں چلتی ہوئی پندرہ منٹ میں ایک ریسٹورنٹ پر پہنچ گئی یہاں پہنچ کر سب سے پہلے عورتوں اور بچوں کو پانی اور چائے وغیرہ پلائی ہمارے کچھ ساتھیوں نے ناشتہ نہیں کیا تھا انھوں نے ناشتہ کیا اتنی دیر میں دوسری بس آگئی بڑی حیرت ہوئی کہ اتنی جلدی کیسے آگئی لیکن پھر اللہ کا شکر ادا کیا کہ زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا پہلے خواتین اور بچوں کو بٹھایا پھر سامان اس بس میں منتقل کیا اور مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوگئے اور زبان پر بے اختیار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمتہ کا یہ شعر جاری ہوگیا۔

شکر خدا کے آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح وظفر کی ہے

گرمی ہے تپ ہے درد ہے کلفت سفر کی ہے
ناشکر یہ تو دیکھ عزیمت کدھر کی ہے

راستے میں کئی مقامات پر بس کو روک کر چیکنگ کی گئی اور جب مدینہ منورہ کی حدود جو حدود حرم کہلاتی ہے جہاں غیر مسلم کا داخلہ ممنوع ہے جیسے ہی ہماری بس اس میں داخل ہوئی ایک چیک پوسٹ پر روک لیا ہم سمجھے کہ شاید یہاں بھی پاسپورٹ وغیرہ چیک کیے جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک عربی لڑکا ایک بڑا سا پیکٹ لے کر بس میں داخل ہوا اور اس نے بلند آواز سے کہا اسلام علیکم یا حجاج اسلام علیکم یاضیوف الرحمٰن ۔ضیوف الرحمٰن کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کے مہمان راستے میں بھی جگہ جگہ بڑے بڑے سائن بورڈ لگے ہوئے تھے جن پہ عبارت لکھی ہوئی تھی اھلاً وسھلاً یاضیوف الرحمٰن ۔اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حاجی اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے میزبان کب یہ چاہے گا اس کا مہمان بھوکا رہے یا اسے تکلیف ہو یہی وجہ ہے کہ لاکھوں حاجیوں میں کوئی ایک ایسا نہیں دیکھا اور نہ سنا کہ کوئی بھوکا رہا ہو۔ ہر حاجی تک نہ صرف رزق پہنچتا ہے بلکہ ہر نعمت ہر ایک تک پہنچتی ہے اس لڑکے نے بس میں داخل ہو کر بڑا سا ڈبہ کھولا اور اس میں سے چھوٹے چھوٹے پیکٹ نکال کر سب حاجیوں کو دینا شروع کیے جب ہم نے پیکٹ کھول کر دیکھا تو اس میں ۵ کھجوریں دو سینڈوچ ایک بسکٹ کا پیکٹ اور ایک آب زم زم کی بوتل تھی یعنی اس پیکٹ میں کھانے کی اتنی چیزیں تھی کہ ایک آدمی کی بھوک مٹانے کے لئے کافی تھیں حقیقت یہ ہے کہ جس وقت وہ پیکٹ ہمیں ملا تو سخت بھوک لگ رہی تھی کیونکہ صبح فجر کے بعد ناشتہ کیا تھا اور پھر راستے میں جوس وغیرہ پر گذارہ گیا اب سوچ رہے تھے کہ مدینہ شریف پہنچ کر کچھ کھائیں گے لیکن آقا ﷺ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ میرے غلام میرے شہر میں بھوکے داخل ہوں حدود حرم میں داخل ہوتے ہی سرکار ﷺ کی مہمان نوازی شروع ہو گی ہم نے کھجوریں کھائیں آب زم زم پیا اور تازہ دم ہو گئے۔

(جاری ہے)

جسمانی قوت۔۔۔۔۔روحانی قوت

۱۰ھ میں نبی کریم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یمن کا حاکم مقرر کر دیا۔آپ نے وہاں کے لوگوں میں اچھی طرح اسلام پھیلایا اور گرد و نواح میں لشکر بھیج کر بہت سے ملک فتح کیے۔ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف فرما تھے اور اپنے سامنے جو کے سوکھے ٹکڑے رکھے ہوئے تھے۔ایک ٹکڑا اٹھا کر منہ میں ڈالا کہ جو اس قدر سخت تھا کہ آپ کے پوری طاقت لگانے کے باوجود حلق مبارک سے نیچے نہ اترتا تھا کسی نے کہا حضرت جنگ خیبر میں آپ نے اتنا بوجھ اُٹھالیا، لیکن کیا وجہ ہے کہ آج پوری طاقت لگانے کے باوجود یہ ٹکڑا آپ کے گلے سے نیچے نہیں اترا۔آپ نے مسکرا کر فرمایا! یہ میری جسمانی قوت ہے اور وہ میری روحانی قوت تھی۔

سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کی آٹھویں سالانہ تقریب اسناد وانعامات

جناب مہتاب احمد اشرفی

دنیا میں جتنے لوگ آئے ان تمام لوگوں میں اللہ پاک نے خواہشات اور کچھ حاصل کرنے کا جذبہ رکھا کوئی عزت کی خواہش کرتا ہے کوئی جاہ ومنصب کی، کوئی دولت کی تو کوئی حکمرانی واقتدار کی حکمرانی دوطرح کی ہوتی ہے ایک انسانوں کے سروں پر حکمرانی کی جاتی ہے دوسری انسانوں کے دلوں پر حکمرانی کی جاتی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ اور حکمران ایسے گزرے ہیں جنھوں نے بڑے جاہ وجلال سے انسانوں کے سروں پر حکمرانی کی ہے لیکن ان کے مرنے کے بعد ان کا کوئی نام لیوا بھی نہیں ہے۔ لیکن جنھوں نے انسانوں کے دلوں پر حکمرانی کی ہے۔ ان کے انتقال کے ہزاروں سال بعد بھی ان کے ہزاروں چاہنے والے نہ صرف موجود ہیں بلکہ ان میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اس کی ایک آسان مثال آپ لاہور میں دیکھ سکتے ہیں کہ وہاں جہانگیر کا بھی مقبرہ ہے اور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی جہانگیر کے مقبرے پر صرف لوگ تفریح کے غرض سے جاتے ہیں اور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے پر دن رات قرآن خوانی ایصال ثواب اور دیگر نیکیاں ہوتی رہتی ہیں اور لنگر کا سلسلہ بھی 24 گھنٹے جاری رہتا ہے۔

اصل حکمرانی دلوں پر ہی کرنے والی ہوتی ہے لیکن یہ حکمرانی وہی کرسکتا ہے جو اپنی ذات کو اللہ اور اسکے حبیب ﷺ کی ذات میں فنا کردے۔ ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کو دیکھ لیں تابعین تبع تابعین کی زندگی یا ان کے بعد بزرگان دین نے اسلام کی تبلیغ کا بیڑہ اٹھایا اور پوری دنیا میں تلوار کے بجائے اپنے عمل سے لوگوں کے دلوں کو پھیر دیا اور دلوں پر حکمرانی کا ایسا سلسلہ شروع کیا جو کہ آج تک کبھی غوث پاک کی صورت میں تو کبھی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں کبھی حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی کی صورت میں تو کبھی حضرت طاہر اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں چلا آرہا ہے۔

ہم ان بزرگوں کے واقعات سنتے اور پڑھنے کے بعد اکثر یہ سوچا کرتے تھے کہ وہ کیا دور ہوگا کہ اس وقت ایسے بڑے بزرگ اس روئے زمین پر جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ کاش کہ اب بھی ایسا دور ہوتا اب وہ وقت چلا گیا۔۔۔۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ وہ وقت گیا ہے اور نہ ہی وہ دور گیا ہے اب بھی انسان صدق دل سے اللہ تعالی اور حضور پاک ﷺ کے احکامات پر عمل کرے اور اپنی ذات کو فنا کر کے صرف اور صرف اللہ تعالی کی عبادت اور مخلوق خدا کی بھلائی میں خود کو مشغول کردے تو آج بھی اولیاء کرام پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کی موجودہ دور کی ایک مثال حضرت اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ہے۔ کہ انہوں نے آج کے دور میں اپنی پوری زندگی خدا کی بندگی اور مخلوق خدا کی بھلائی میں صرف کردی تو اللہ پاک نے ان کو بھی وہ مقام عطا فرمادیا جس کا خدا نے

اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے۔

حضرت اشرف المشائخ کی اگر ہم صرف مخلوق خدا کی خدمت کو گننا شروع کردیں تو کتابوں کے ڈھیر لگ جائیں مثلاً درگاہ عالیہ اشرفیہ میں مسجد اور مدرسہ قائم کیا۔ ملتان میں مدرسہ قائم کیا فیصل آباد میں مسجد اور مدرسہ قائم کیا لاہور، روالپنڈی، پشاور، سیالکوٹ، اور دیگر شہروں میں پریشان حال لوگوں کی مدد کے لئے مراکز قائم کئے پاکستان سے باہر ہالینڈ، ساؤتھ افریقہ اور دیگر ممالک میں خانقاہ مدرسہ اور مساجد قائم کئے۔

ان تمام کاموں کے ساتھ ساتھ حضرت اشرف المشائخ کی ایک دلی تمنا تھی کہ ایک ایسا تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے جس میں حفظ قرآن اور دینی تعلیم کے ساتھ جدید عصری تعلیم کا بھی مکمل انتظام ہو۔ ان کی اس خواہش اور تمنا کو بھی خدائے بزرگ برتر نے قبول کیا اور حضرت اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے 27 فروری 2002 کو سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کے نام سے درگاہ عالیہ اشرفیہ کے بالکل ساتھ ایک تعلیمی ادارہ کا افتتاح کیا۔

شروع میں جتنے لوگ شعبہ تعلیم سے وابستہ تھے انھوں نے یہی مشورہ دیا کہ آپ اس علاقے میں اسکول کھول رہے ہیں یہ اسکول یہاں نہیں چلے گا اور پھر آپ کو اسکا تجربہ بھی نہیں ہے آپ کسی بڑے علاقے میں اعلیٰ درجہ کا اسکول کھولیں تاکہ کاروباری لحاظ سے فائدے مند ہو۔ اسکے جواب میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ اسکول کاروبار کے لئے نہیں کھولا نا ہی دنیاداری کے لئے میرا مشن تو یہ ہے کہ جو بچے اپنے والدین کی غربت کی وجہ سے اعلیٰ درجے کی تعلیم حاصل نہیں کرسکتے ہیں ان کے لئے قرآن اور اسلامی تعلیمات کے ساتھ جدید اور ماڈرن انگریزی میڈیم کی تعلیم کا انتظام کیا جائے تاکہ غریب کا بچہ بھی مکمل مسلمان بننے کے ساتھ ساتھ دنیاوی لحاظ سے بھی کسی امیر کے بچے سے کمتر نہ ہو۔

شروع شروع میں صرف 17 بچے اسکول میں آئے ان بچوں سے اسکول کا آغاز ہوا اس وقت بھی لوگوں نے پھر حضرت اشرف المشائخ کو مشورہ دینے کی کوشش کی کہ آپ اب بھی یہ ارادہ ترک کردیں آپکا یہ فیصلہ مناسب نہیں اور کچھ لوگوں نے تو یہاں تک بھی کہا کہ اگر ایک سال میں 40 بچے بھی ہوجائیں تو سمجھیں کہ آپ اسکول کو شاید قائم رکھ سکیں۔ ان کو بھی حضرت اشرف المشائخ نے یہی جواب دیا کہ میں نے یہ کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے شروع کیا ہے اگر وہ مجھ سے یہ خدمت لینا چاہتا ہے تو وہ مجھے اسی جگہ کامیابی دے گا اور اگر اسکو میری یہ خدمت منظور نہیں ہے تو اسکا جو حکم میں اسکی رضا میں ہمیشہ راضی رہتا ہوں۔

بے شک عزت اور ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے وہی انسان کو کامیاب کرتا ہے وہی ناکام کرتا ہے وہ انسان کے دل کو دیکھتا ہے کہ اسکی نیت کیسی ہے۔ خدا کا کرنا دیکھیں کہ لوگ تو کہہ رہے تھے کہ آپ کے اسکول میں 40 بچے بھی آگئے تو آپ اپنے آپ کو کامیاب سمجھنا اور مالک دوجہاں نے پہلے ہی سال 121 بچے اسکول میں داخل کروادیئے پھر تو یہ سلسلہ چلتا ہی رہا ہے پہلے ہم نے پرائمری سطح پر اسکول شروع کیا تھا پھر لوئر سیکنڈری اور اب ماشاء اللہ حکومت سندھ اور بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن سے رجسٹرڈ ہوکر اب ہمارا اسکول سیکنڈری سطح پر چل

رہا ہے اور اس سال ہمارے اسکول کے طلباء وطالبات نے بورڈ سے امتحان دیا ہے آج ماشاء اللہ تقریباً 600 مربہ گز پر 28 کمروں پر مشتمل تین منزلہ ایک خوبصورت عمارت جس میں کمپیوٹر لیبارٹری اور سائنس کی جدید ترین لیبارٹری۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ تجربہ کار اور ہنرمند اسٹاف ہمہ تن ہمہ وقت فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہے نہ صرف علاقے کے بچے بلکہ کراچی کے ہر علاقے سے بچے تعلیم حاصل کرنے کیلئے اس ادارے میں داخل ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

بے شک عزت اور ذلت خدائے بزرگ و برتر ہی کے ہاتھ میں ہے کل جن تعلیم کے ماہرین نے حضرت اشرف المشائخ کو اس جگہ اسکول کھولنے سے روکنے کی کوشش کی تھی کہ آپ کو اسکا تجربہ نہیں ہے وہی لوگ اب الحمدللہ اس اسکول کا معائنہ کرنے آتے ہیں کہ آپ نے اپنا ساسٹ اپ کیسا بنایا ہے ہمیں بھی دکھائیں۔

30 مارچ 2010 کو خدائے بزرگ و برتر کے کرم سے ماشاءاللہ آٹھویں سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جسکی صدارت حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم عالیہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد نے کی جو کہ سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کے پرنسپل بھی ہیں اور مہمان خصوصی بیگم اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی تھیں شروع میں دو سال حضرت اشرف المشائخ نے خود اپنے دست مبارک سے کامیاب طلباء طالبات میں انعامات تقسیم کیئے۔ ان کے پردہ فرمانے کے بعد جس طرح جانشین حضرت اشرف المشائخ جناب فخر المشائخ ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی نے اپنے والد گرامی کی تمام ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھائیں اسی طرح سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کی بھی ذمہ داری ان کے کندھوں پر آ گئی اور الحمدللہ جس کامیابی سے انھوں نے اپنے والد کے مشن کو جاری رکھا ہوا ہے اسی طرح اسکول کو بھی دن دوگنی رات چوگنی کامیابیاں نصیب ہوتی جارہی ہیں۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیرومرشد کے جانشین حضرت ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے تاکہ حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے تمام مشن اسی طرح جاری رہ سکے اور ان میں مذید ترقیاں اور کامیابیاں ہوسکیں اور اللہ پاک ان بزرگان دین کا فیضان تاقیامت قائم رکھے آمین۔

بہترین لوگ

حدیث مبارکہ

''تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہوں''۔

(فرمان نبی ﷺ)

نظم میں ترجمہ۔ (راغب مرادآبادی)

تعداد میں کم ہیں در حقیقت اچھے
ہوتے سبھی کاش اہل امت اچھے
ہاں! تم میں وہی لوگ ہیں سب سے بہتر
جن کے اخلاق ہیں نہایت اچھے

الاشرف نیوز

از سید صابر اشرف جیلانی

محافل گیارہویں شریف:

۱۲ مارچ بروز جمعہ بعد نماز عشاء محبوب المشائخ سید محبوب اشرف جیلانی کی رہائش گاہ پر خواتین کی محفل میلاد منعقد ہوئیں جس میں خاندان کی بچیوں نے نعت خوانی کی اور آپ کی صاحبزادیوں نے تقاریر کیں۔ آخر میں ختم شریف پڑھا گیا

اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ دیگر بزرگان دین اور خاندان کے افراد کو ایصال ثواب کیا گیا۔

۲۳ مارچ بروز منگل بعد نماز ظہر النساء کلب میں جلسہ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے کی۔

علامہ کوکب نورانی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ مفتی زاہد سراج اور حاجی حنیف طیب صاحب نے بھی محفل سے خطاب کیا۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اپنے خطاب میں بزم کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی کی اور فرمایا اس طرح کی محافل منعقد ہونی چاہیئے یہ محفل نماز مغرب پر اختتام پذیر ہوئی۔

۲۷ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مدینہ مسجد لانڈھی نزد چراغ ہوٹل جلسہ بسلسلہ گیارہویں شریف منعقد ہوا۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اپنے خطاب میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی حیات و تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے آپ کے خطاب بہت پسند کیا۔ جلسہ کا اختتام صلوٰۃ و سلام پر ہوا۔

۲۸ مارچ مطابق ۱۱ ربیع الثانی بروز اتوار ہر سال کی طرح اس سال بھی درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد میں محفل گیارہویں شریف منعقد ہوئی مغرب سے عشاء تک نعت خوانی ہوئی اور نماز عشاء کے بعد فخر المشائخ کے بڑے صاحبزادے سید مکرم اشرف جیلانی نے مختصر خطاب کیا ان کے خطاب کے بعد حضرت فخر المشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے گیارہویں شریف اور بزرگان دین سے استقامت طلب کرنا اور ان کے روحانی تصرفات اور ان کے مقرب باللہ ہونے کو قرآن و حدیث سے ثابت کیا۔ آپ نے ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ مریدین و معتقدین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں حاضرین کو لنگر پیش کیا گیا۔

Nafse Islam WWW.NAFSEISLAM.COM

۳۱ مارچ بروز بدھ بفرزون میں محفل گیارہویں شریف منعقد ہوئیں جس میں علامہ شاہدین اشرفی نے خطاب کیا اور ملک کے مشہور و معروف نعت خواں نے شرکت کی حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اپنے خطاب میں معمولات اہلسنت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا اس محفل میں مریدین و معتقدین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

۲ ؍اپریل بروز جمعہ درس قرآن جامع مسجد نورانی نیو کراچی G-11 میں بعد نماز مغرب ماہانہ درس قرآن محفل منعقد ہوئیں حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے اپنے خطاب میں قرآن کی اہمیت اور اس کی تعلیمات پر روشنی ڈالی یہ محفل نماز عشاء پر اختتام پذیر ہوئی۔

بعد نماز عشاء صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف جیلانی اور صاحبزادہ سید جمال اشرف جیلانی کی رہائش گاہ پر پروگرام بسلسلہ گیارہویں شریف منعقد ہوا۔ حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے گیارہویں شریف، سوئم، دسواں، چالیسواں کے انعقاد پر مدلل خطاب فرمایا اور ایصال ثواب کی اہمیت بیان کی صلوٰۃ و السلام کے ساتھ یہ محفل اختتام پذیر ہوئی۔ آخر میں حاضرین کو لنگر پیش کیا گیا۔

۴ ؍اپریل بروز اتوار بعد نماز عشاء حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے بھتیجے، داماد اور خلیفہ صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی کی رہائش گاہ پر گیارہویں شریف کی محفل منعقد ہوئی جس کی صدارت محبوب المشائخ سید محبوب اشرف اشرفی الجیلانی نے کی اور خصوصی خطاب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں ان محافل کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا اور ان کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ محفل کے اختتام پر حاضرین کو لنگر کھلایا گیا۔

۷ ؍اپریل بروز بدھ بعد نماز عشاء درگاہ عالیہ اشرفیہ میں خادمین مرکزی حلقہ اشرفیہ کی میٹنگ ہوئی جس میں قطب ربانی قدس سرہ کے عرس کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا حضرت فخر المشائخ

مدظلہ العالی نے عرس کے متعلق ہدایات جاری کیں۔

۹ ؍اپریل حلقہ اشرفیہ کھارادر کی جانب سے جلسہ بسلسلہ گیارہویں شریف منعقد ہوا جس میں جناب محمود الحسن اشرفی نے نذرانہ عقیدت پیش کیا فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی خطاب فرمایا جس میں آپ نے معترضین کے جوابات دیئے۔ اس محفل میں مریدین و معتقدین اور عوام اہلسنت نے بھرپور شرکت کی۔ آخر میں لنگر کھلایا گیا۔

۱۰ اپریل بروز ہفتہ ہجرت کالونی میں جلسہ بسلسلہ گیارہویں شریف منعقد ہوا جس میں حضرت

فخرالمشائخ نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے حیات غوث الاعظم اوران کی تعلیمات پرروشنی ڈالی۔

۱۷اراپریل کوفردوس کالونی کے مین روڈ پرمحفل میلاد منعقدہوئی جس میں ملک کے مشہورنعت خواں حضرات نے شرکت کی اس محفل سے حضرت فخرالمشائخ مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا یہ محفل رات دیر تک جاری رہی ۔

۱۸اپریل پی آئی بی کالونی میں اشرف المشائخ قدس سرہ کے مرید جناب محمد علی اشرفی کی ہاں محفل سماع منعقد ہوئی۔ حضرت فخرالمشائخ مدظلہ العالی اپنی براداران حکیم سیداشرف جیلانی، سید مصطفیٰ اشرف جیلانی اوراپنے صاحبزادے سیدمکرم اشرف جیلانی کے ساتھ محفل میں پہنچے جہاں مریدین نے آپ کا شانداراستقبال کیاآپ نے اس محفل کی صدارت فرمائی یہ محفل رات بارہ بجے اختتام پذیرہوئی۔

سمنانی فاؤنڈیشن کی آٹھویں سالانہ تقریب اسناد:

حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سیداحمداشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے قائم کردہ سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کی آٹھویں سالانہ تقریب اسناد منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت فخرالمشائخ ابوالمکرّم ڈاکٹر سیدمحمداشرف جیلانی سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ جو اس اسکول کے پرنسپل بھی ہے نے کی اور بیگم اشرف المشائخ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے اس تقریب میں شرکت کی فخرالمشائخ مدظلہ العالی نے کامیاب طلبہ وطالبات میں انعامات تقسیم کئے جب کہ بیگم اشرف المشائخ نے بہترین ٹیچراوراسٹاف میں انعامات تقسیم کئے تقریب کےاختتام پرحضرت فخرالمشائخ مدظلہ العالی نے مختصر خطاب فرمایااوراپنے اسٹاف کی انتھک محنت لگن کوخراج تحسین پیش کیا جس کی وجہ سے سمنانی فاؤنڈیشن اسکول نے اپنے کامیاب آٹھ سال مکمل کئے ۔

اظہارتعزیت:

۷اپریل کوحضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے مرید خاص جناب زاہدقریشی اشرفی اور جناب ساجدقریشی اشرفی کےوالدمحترم محمد فاضل قریشی انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ان کی نماز جنازہ فخرالمشائخ ڈاکٹرسیدمحمداشرف جیلانی نے پڑھائی ۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ۔ہم ادارہ الاشرف کی جانب سے قریشی برادران کےغم میں برابر کے شریک ہیں اوردعا گو ہیں رب العالمین مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔(آمین)